REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS
FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

Regd. No. P/GDP-3

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد ۲۳ — شمارہ ۲۳

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۱۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۴ھ — ۶ احسان ۱۳۵۳ ہش — ۶ جون ۱۹۷۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲ احسان (جون) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ حالاتِ حاضرہ کے پیشِ نظر احبابِ جماعت اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے خصوصیت سے اور التزام کے ساتھ دُعائیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا غیر معمولی فضل شاملِ حال رکھے۔ اور سب احبابِ جماعت کا حافظ وناصر ہو آمین۔

قادیان ۳ احسان (جون)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل وعیال بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ عزیز صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب اب رُو بصحت ہیں اللہ تعالیٰ صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ گزشتہ دنوں امرتسر میں قیام کے دَوران محترمہ بیگم صاحبہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بھی اپنا ڈاکٹری معائنہ کرایا۔ آپ کو ایک عرصہ سے ریڑھ کی ہڈی میں درد چلا آ رہا تھا۔ ڈاکٹروں نے مناسب علاج تجویز کیا۔ احباب سیّدہ موصوفہ کی کامل وعاجل شفایابی کے لئے دُعا فرمائیں۔

★ — حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمدُ للہ۔

ہمارے مذہب کا خُلاصہ اور لُبِّ لباب یہ ہے کہ

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

رقم فرمُودہ مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعُود ومہدی معہود علیہ السّلام

فرمایا:-

"ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لبِ لباب یہ ہے کہ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل وتوفیقِ باری تعالیٰ اس عالمِ گزران سے کوچ کرینگے یہ ہے کہ حضرت سیّدنا ومولٰنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النّبیّین وخیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمالِ دین ہو چکا۔ اور وہ نعمت بمرتبۂ تمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہِ راست کو اختیار کر کے خدا تعالےٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتمِ کتبِ سماوی ہے۔ اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے۔ اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکامِ فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل وتغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعتِ مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔ اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراطِ مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ چہ جائے کہ راہِ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتداء اس امام الرسل کے حاصل ہو سکیں۔ کوئی مرتبہ شرف وکمال کا اور کوئی مقامِ عزت وقرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلّی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔ اور ہم اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ جو راستباز اور کامل لوگ شرفِ صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہو کر تکمیلِ منازلِ سلوک کر چکے ہیں اُن کے کمالات کی نسبت بھی ہمارے کمالات اگر ہمیں حاصل ہوں، بطور ظلّ کے واقع ہیں۔ اور اُن میں بعض ایسے جزئی فضائل ہیں جو اب ہمیں کسی طرح حاصل نہیں ہو سکتے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۶۹ — مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

پاکستان میں فرقہ وارانہ فسادات اور جماعتِ احمدیّہ

قادیان ۳ جون۔ پاکستان میں ۲۹ مئی سے فرقہ وارانہ فسادات ہونے کی خبریں ریڈیو اور اخبارات میں آ رہی ہیں۔ مرکزِ سلسلہ میں ان اطلاعات کے علاوہ اور کوئی معیّن اطلاع نہیں۔ آل انڈیا ریڈیو کے نشریہ کے مطابق احمدی اور غیر احمدی کے سوال پر ایک خطرناک فتنہ چل رہا ہے۔ جس کے نتیجہ میں متعدد مقامات کے احمدیوں کو مالی اور جانی نقصانات بھی پہنچے ہیں۔ اس خبر کے مطابق اب تک پانچ احمدی شہید ہو چکے ہیں۔ اور بعض احمدیہ مساجد کو آگ لگائی جا چکی ہے۔ ایسے حالات میں احبابِ جماعت پہلے ہی دُعاؤں میں لگے ہوئے ہوں گے۔ وقت کا تقاضا ہے کہ دوست زیادہ توجہ اور الحاح کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں دعائیں کریں۔ اللہ تعالےٰ احمدی احباب کو جہاں بھی ہیں اپنی حفظ میں رکھے، خصوصیت سے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بزرگانِ سلسلہ اور مبلغین کرام کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر طرح ان سب کا حافظ وناصر ہو۔

اس موقعہ پر بطور یاد دہانی یہ بھی تحریر ہے کہ احباب ان مخصوص دُعاؤں کا التزام کریں جن کی حضور نے جشن صد سالہ احمدیہ جوبلی کے سلسلہ میں تحریک فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ سب کے ساتھ ہو آمین۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے ناز آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۶ر احسان ۱۳۵۳ ہش

جماعت احمدیہ کے متعلق
رابطہ عالم اسلام کی مکہ کانفرنس میں منظور کردہ
ایک ظالمانہ منصوبہ اور اس کا واقعاتی جائزہ

جماعتِ احمدیہ کے متعلق مخالفانہ چھ نکاتی منصوبہ کی پہلی ۲ دو شقوں کا جائزہ لیتے ہوئے ہم بتا چکے ہیں کہ رابطہ عالمِ اسلام کی مکہ کانفرنس میں متعصب علماء نے ایک قرار داد کے ذریعہ ہر اسلامی تنظیم کو جماعتِ احمدیہؐ کی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے اُکسایا ہے۔ احمدیت کے ساتھ اُن لوگوں کے بغض وعناد نے انہیں اس قدر اندھا کر دیا ہے کہ وہ اس امر کا امتیاز نہیں کر پائے کہ وہ کس بات کو روک دینے کا فیصلہ کر رہے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کی سرگرمیوں کو روکنے کا مطلب ہے کہ اسلام کی عالمگیر سطح پر کامیاب تبلیغ۔ قرآن کریم کی دُنیا کی مختلف زبانوں میں اشاعت اور بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر وغیرہ کی جو کامیاب مہمات جماعت کی طرف سے جاری ہیں اُن کو روک دینا۔ اللہُ اکبر!! کیسی نیک بات علماءِ زمانہ کو سُوجھی، اور وہ بھی مکہ کی مبارک سرزمین میں جمع ہو کر!! ؏

پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانے سے

قرآنِ مجید تو علماء کی نسبت کہتا ہے کہ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا کہ حقیقی علماء کے دل خشیت اللہ سے پُر ہوتے ہیں مگر عصرِ حاضر کے علماء اس جنسِ عزیز سے تہی دامن ہیں۔ اور پھر بھی دعویٰ علماء ہونے کا ہے العجب!!

بہرحال اپنے اسی "علم وفضل" کے غرور میں مست تحریکِ احمدیت کی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے رابطہ عالمِ اسلام کی قرار داد کے ذریعہ جو چھ نکاتی منصوبہ وضع کیا گیا ہے اس کی تیسری شق میں کہا گیا ہے:-

"۳- قادیانیوں اور احمدیوں سے کوئی معاملہ نہ کیا جائے، ان کا اقتصادی، سماجی اور تہذیبی بائیکاٹ کیا جائے۔ اُن سے شادی بیاہ کا رشتہ نہ قائم کیا جائے۔ مسلمانوں کے قبرستان میں اُن کو دفن نہ کیا جائے۔ اُن سے وہ معاملہ کیا جائے جو کفّار سے کیا جاتا ہے۔"

کہاں ہیں جناب ابو الاعلیٰ مودودی صاحب جنہوں نے آج سے ۲۲ سال پہلے اپنے مایۂ ناز رسالہ **"قادیانی مسئلہ"** میں ایک واضح حقیقت کو مسخ کر کے حق وصداقت کا منہ چڑایا تھا کہ احمدی لوگ مسلمانوں کے سوادِ اعظم سے خود الگ ہوئے ہیں۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ اُن کو زبردستی مسلمانوں کے ساتھ ایک اُمّت میں شامل کیا جائے۔ (قادیانی مسئلہ صفحہ ۱۲، ۱۵) حقیقت یہی ہے کہ پہلے بھی علماء کی طرف سے احمدیوں کے بائیکاٹ کرنے کی پہل ہوئی۔ احمدیوں کی طرف سے صرف جوابی قدم اُٹھایا گیا۔ اور اب تو رابطہ کی زیرِ نظر قرار داد کے ساتھ جناب مودودی صاحب کے تمام وساوس اور شبہات ہی ختم ہو گئے۔ جماعتِ احمدیہ پر سوادِ اعظم سے از خود کٹ جانے کا جو اعتراض کرتے تھے وہ خود بخود باطل ہو گیا کہ یہ علماء ہی ہیں جو ہر زمانہ میں احمدیوں کا بائیکاٹ کرنے میں پیش پیش ہیں۔

ماسوا اس کے بائیکاٹ کا یہ فیصلہ بھی نہ صرف یہ کہ ایک ظالمانہ فیصلہ ہے بلکہ غیر اسلامی اور اسوۂ نبوی کے منافی بھی ہے۔ تاریخ اسلام اور تعلیم نبوی سے اس کے لئے کوئی وجہ جواز پیش نہیں کی جا سکتی۔ البتہ تاریخ اسلام میں اس امر کا ذکر ضرور آتا ہے کہ اسی طرز کا بائیکاٹ قریش کی طرف سے خود رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی پاک جماعت اور لواحقین کا کیا گیا تھا۔ اس موقعہ پر بھی مکہ ہی میں بیٹھ کر ظالمانہ دستاویز تیار کی گئی تھی۔ ہماری مراد اس ظالمانہ تحریر سے ہے جو سنہ نبوی میں تیار کی گئی جس کے نتیجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے قریبی رشتہ داروں اور ابتدائی مسلمانوں کو شعب ابی طالب میں اڑھائی تین سال تک بند رہنا پڑا۔ اور شوشل بائیکاٹ کے نتیجہ میں بڑی تکالیف برداشت کرنا پڑیں۔ اگر آپ اسلامی تاریخ کی کسی بھی کتاب کا اس مقام سے مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ رابطہ والوں کی طرف سے احمدیوں کا بائیکاٹ کرنے کا مضمون بالکل وہی ہے جو قریش کی طرف سے ضبطِ تحریر میں لا کر کعبہ شریف میں لٹکایا (بطور مثال مشہور مصری تاریخ دان شیخ محمد خضری کی کتاب محاضرات تاریخ الاُمم الاسلامیہ کی جلد ۱ ص۔۔ سے وہ الفاظ دیکھ لیں)

تاریخ بتاتی ہے کہ بالآخر اس ظالمانہ فیصلہ کے خلاف شریف لوگوں کا ضمیر بیدار ہوا۔ اور اس مقاطعہ کو ختم کرنے کے لئے آواز بلند ہوئی۔ اور یہ حقیقت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ پر سے دو اڑھائی سال بعد تنگی کے ایام تو ختم ہو گئے لیکن منصوبہ بنانے والوں کے نام پر کلنک کا جو ٹیکہ لگا وہ قیامت تک مٹ نہیں سکتا۔ اور جس غرض سے قریش مکہ نے آپؐ کا مقاطعہ کیا تھا وہ بھی پُورا نہ ہو سکا۔ مقاطعہ کی سنگینی کے باوجود اسلام کی ترقی اور اس کے اثر ونفوذ کو نہ روکا جا سکا۔ اسی طرح ہم احمدیوں کا بھی یہی ایمان ویقین ہے کہ نہ تو ۸۲ سال پہلے کے علماء کا احمدیوں سے بائیکاٹ کرنے کا فتویٰ احمدیت کی ترقی میں روک بن سکا اور نہ ہی اب رابطہ والوں کے بائیکاٹ کے بارہ میں قرار داد احمدیت کی ترقی میں روک بن سکتی ہے۔ جماعتِ احمدیہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہُوا پودا ہے۔ جس کے بارے میں خدائی تقدیر یہی ہے کہ وہ بڑھے گا پُھولیگا اور کوئی نہیں جو اسے روک سکے۔ بائیکاٹ کرنے والے خود اپنی کارروائیوں پر شرمندہ ہوں گے۔ بالآخر اُن کی انسانیت جاگے گی۔ اور اپنے کئے پر پشیمان ہوں گے ــــ!!

اس شق میں یہ جو کہا گیا ہے کہ:-

"ــــ احمدیوں سے وہ معاملہ کیا جائے جو کفّار سے کیا جاتا ہے۔"

ہمیں یہ فقرہ پڑھ کر بہت رنج ہُوا۔ رنج اس لئے نہیں کہ احمدیوں کو کافر بتایا گیا ہے یا اُن کی نسبت ایسی معاشرت کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ بلکہ ہمیں رنج اس بات کا ہے کہ اس کے ذریعہ غیر مسلموں کے سامنے اسلام کی ایک غلط تصویر پیش کی گئی ہے۔ اور اسلام کو بدنام کرنے کی غیر شعوری کوشش کی گئی ہے۔ یہ فقرہ پڑھ کر ہر غیر مسلم یہ سوچنے پر مجبور ہو گا کہ کیا اسلام کے نزدیک ہر وہ شخص جو مسلمان نہیں وہ دوسرے درجہ کا شہری ہے۔ اور مسلمان اس کے مقابلہ میں اوّل درجے کا شہری ہے؟ سچ تو یہ ہے کہ جمعیۃ العلماء کے آرگن نے رابطہ والوں کی قرار داد کے اس حصّہ کو شائع کر کے اسلام کی کوئی خدمت نہیں کی۔ بلکہ اُلٹا غیر مسلم دُنیا کو اسلام سے نفرت دلائی ہے۔ آپ لوگ ۷۰ کروڑ کی آبادی والے ملک میں بستے ہیں۔ جہاں کی غالب اکثریت غیر مسلموں پر مشتمل ہے۔ یہاں بسنے والے مسلمانوں کا فرض ہے کہ غیروں کو اسلام کی خوبیاں قولاً وعملاً بتا کر اسلام کا گرویدہ بنائیں۔ نہ کہ اپنی نادانی سے یا کسی فرقہ سے عناد اور دشمنی کے سبب اسلام سے غیروں کو متنفر کرتے پھریں۔ اگر کسی دُوسرے عالم کو مکہ میں اس بات کا خیال نہیں آیا تو کم سے کم جمعیۃ العلماء ہند کے نمائندہ کو تو اس شق کے مرتب کرتے وقت اُسی طرح اختلافی رائے پیش کرنا چاہیئے تھی جس طرح اُس نے بنگلہ دیش اور کشمیر کے بارے میں پیش کی گئی تحریکات پر اختلاف کیا۔ اور صدرِ مجلس تک اپنی آواز پہنچائی ــــ اور پھر واپس آ کر اخبار الجمعیۃ میں یکے بعد دیگرے دو مرتبہ اس سلسلہ میں بیان جاری کیا۔ (ملاحظہ ہو روزنامہ الجمعیۃ دہلی مورخہ ۲۲ر و ۲۶ر اپریل ۱۹۷۴ء) شاید بنگلہ دیش اور کشمیر کے مسائل کے بارہ میں انہیں سیاسی سطح پر پوچھ گچھ کا دھڑکا لگا تھا۔ اس لئے انہوں نے رابطہ کی مجلس ہی میں کچھ اختلافی بات کر لی ــــ مگر افسوس کہ قرار داد کی جس شق سے خود اسلام کا منور چہرہ داغدار ہوتا ہے اور اس ملک کی غیر مسلم اکثریت کو اسلام پر خواہ مخواہ اعتراض کرنے کا موقع ملتا ہے اس کی صفائی کا کوئی خیال نہ رکھا۔ کیا اس کی وجہ علماء کی اسلام سے سردمہری یا درپردہ اس سے عداوت اور دشمنی تو نہیں؟ اگر یہ بات نہیں تو کیوں علماء کی غیرت نے اس بات کو باور کر لیا کہ مکہ کی سرزمین میں بیٹھ کر ایسی قرار داد مرتب کی جس کی بناء پر غیر مسلم کو مسلم سے فروتر قرار دیا گیا ہے۔ اور نہ صرف اس کی زندگی میں بلکہ اُس کے مر جانے کے بعد بھی اس کو ذلت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھا جانا بتایا گیا بیّنوا توجروا ــــ!!

افسوس! احمدیت کی عداوت میں اسلام کی طرف ایسی بات منسوب کر دی جو اسلام کا حصّہ ہی نہیں۔ اس کے برعکس حدیثِ نبویؐ کی رُو سے رسول اللہ صلعم کا اپنا اسوۂ حسنہ تو یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ہی غیر مسلموں سے ملاطفت سے پیش آتے، اُن سے لین دین فرماتے اُن کی دعوتیں قبول فرماتے (اسی لئے تو ایک موقعہ پر ایک بدبخت نے کھانے میں زہر ملا دینے کی جرأت کی۔ ایسے واقعات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضورؐ ان لوگوں کی دعوتیں بے تکلفانہ طور پر قبول فرما لیتے تھے) پھر علماء اس حدیث سے بھی بے خبر نہیں کہ ایک یہودی کا جنازہ گزرنے پر حضورؐ بجائے نفرت کرنے کے احتراماً کھڑے ہو گئے ــــ اب بتایئے کہ اس اسوۂ نبویؐ کے بالمقابل علماءِ زمانہ کا احمدیوں کی نسبت فیصلہ کہاں تک اسلامی کہا جا سکتا ہے؟

ماسوا اس کے بھارت جیسے سیکولر نظامِ حکومت رکھنے والے ملک میں رہتے ہوئے جمعیۃ العلماء ہند کے آرگن کو رابطہ کی یہ قرار داد شائع کرتے وقت خود سوچنا چاہیئے تھا کہ کیا وہ بھارت میں رہتے ہوئے اس پر عملدرآمد کرنے کی غیر قانونی حرکت کر سکتے ہیں؟ کیا اس صورت میں بھارت سرکار اپنے ودھان کی رُو سے ان مُلّانوں کو کسی احمدی کے ساتھ ایسا بائیکاٹ کرنے کی اجازت دے دے گی؟ سوچیئے تو سہی! جس حکومت نے قانونی پہلو سے ہریجن اور سورن ہندو کو ایک دسترخوان پر بٹھا دیا جس نے چھوت چھات کو قابلِ تعزیر جرم قرار دیا، وہ حکومت اس بات کو باور کر لے گی کہ علماء حضرات اس قانون کی عملداری کے باوجود دُوسرے مسلمان کو احمدیوں کے ساتھ بائیکاٹ کرنے کی تحریک کرتے پھریں ــــ؟ (باقی دیکھئے ص۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

رَبِّ کُلُّ شَیْئٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنَا وَانْصُرْنَا وَارْحَمْنَا

یہ ایک جامع اور کامل دُعا ہے جو سچی توحید سکھاتی ہے

دوستوں کو چاہیئے کہ وہ کثرت سے اور التزام کے ساتھ اس دُعا کو پڑھیں تا وہ اللہ تعالےٰ کی حفاظت میں آجائیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمُودہ ۴؍اخاء ۱۳۴۷ ہش مطابق ۴؍اکتوبر ۱۹۶۸ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

نوٹ :- چونکہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا کوئی تازہ خطبہ موصول نہیں ہوُا اس لئے حضور انور کا ایک پُرانا خطبہ افادۂ احباب و تحریک دُعا کیلئے شائع کیا جا رہا ہے (ایڈیٹر بدر)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ ذیل الہامی دُعا پڑھی۔

رَبِّ کُلُّ شَیْئٍ خَادِمُكَ
رَبِّ فَاحْفَظْنَا وَانْصُرْنَا
وَارْحَمْنَا۔

اس کے بعد فرمایا :-

اَے میرے ربّ ہر چیز تیری خدمتگذار ہے

وہ تیرے قانونِ تسخیر کے ماتحت اس کام میں لگی ہوئی ہے جس پر تُو نے اُسے لگایا ہے۔ اور ہماری عینِ یقین نے دیکھا ہے کہ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز تُو نے اپنی ساری نعمتیں (ظاہری و باطنی) ہم پر پانی کی طرح بہا دی ہیں۔ ہمارے نفس اور ہماری رُوح تیرے احسانوں اور فضلوں کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ شکرِ نعمت تو ممکن نہیں مگر اَے ہمارے ربّ، ہمارے محبوب ہم بھی تیرے عاشق کے خادم ہیں۔ اپنے خادموں کی التجا کو سن

رَبِّ فَاحْفَظْنَا

اے ہمارے ربّ ہمیں اپنی حفاظت میں لے۔ ہمیں ضائع ہونے سے بچالے۔ ہمارے اعمال، بدیوں، کمزوریوں، بداخلاقیوں، فسق و فجور سے ضائع نہ ہو جائیں۔ طاغوتی طاقتیں ہم پر کامیاب وار نہ کر سکیں۔ تیرے پیار کی راہوں سے ہم کبھی بھٹک نہ جائیں۔ اپنی اپنی استعداد کے مطابق ہم میں سے ہر ایک تیری ربوبیتِ تامّہ سے کامل حصّہ لے۔ ہم اپنی استعدادوں کو کمال تک پہنچائیں۔ اور تیرے قرب کے مقامات کو حاصل کریں۔ ہم اس یقین پر ہمیشہ قائم رہیں کہ ہمارا محبوب ربّ (عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ حَفِیْظٌ) ہر چیز کا محافظ ہے اور

وہی حفاظت کا حقیقی سرچشمہ ہے

جو بھی اے ہمارے ربّ تیرے دامن سے وابستہ نہیں رہتا ہلاکت کے گڑھے میں گرجاتا ہے۔ اطاعت میں ہی حبِّ حفاظت ہے۔ اے ہمارے ربّ تو ہی قادر و توانا ہے۔ جو آسمانوں اور زمین اور اُن میں بسنے والی سب اشیاء کی حفاظت سے کبھی تھکتا نہیں۔ تیرا علم ہر شے پر حاوی ہے۔ اور ہر شے کی حفاظت کی قُدرت تجھ میں موجود ہے۔

رَبِّ فَاحْفَظْنَا

پس اے ہمارے ربّ ہمیں اپنی حفاظت میں لے لے۔ ہمیں ضائع ہونے سے بچالے۔ اے ہمارے ربّ

وَانْصُرْنَا

ہر چیز تیری خادم ہے۔ پس تُو ہماری مدد کو آ۔ ہم جانتے ہیں کہ کامیاب وہی ہوتے ہیں جن کی مدد پر تُو کھڑا ہوتا ہے۔ اگر تُو ہماری مدد اور نصرت کو نہ آئے گا تو تجھے چھوڑ کر کون ہماری مدد کو آئے گا۔ سب سہارے

کمزور اور شکستہ

ہیں۔ تیرا ہی ایک سہارا ہے جس پر بھروسہ اور توکل کیا جا سکتا ہے۔ پس اے ہمارے محبوب ہم تجھ پر ہی توکل رکھتے ہیں۔ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس گروہ میں شامل رہیں جن کے متعلق تُو نے خود فرمایا

وَاِنْ تَنْصُرُوْا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ
(سُورۃ محمد آیت ۸)

اَے ہمارے ربّ تیری ہی توفیق سے ہم تیری قائم کردہ حدود کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ اور جو عہد و پیمان ایک مومن کی حیثیت سے ہم نے تجھ سے باندھے ہیں۔ ان کو نباہ سکتے ہیں۔ تیرے احکام کی بجا آوری اور نواہی مناہی سے اجتناب تیری توفیق کے بغیر ممکن نہیں۔ پس اَے ہمارے ربّ ہر چیز تیری خادم ہے۔ ہمیں اپنے انصار بننے کی توفیق دے تا تیری نظر میں ہم تیری مدد اور نصرت کے سزاوار ٹھہریں۔ اور اے ہمارے ربّ ہماری مدد کو آ کہ تیری مدد یا نصرت پاتے ہیں وہ ناکام اور نامراد نہیں ہوا کرتے۔

رَبَّنَا عَلَیْكَ تَوَکَّلْنَا

اے ہمارے ربّ فَارْحَمْنَا

اپنی رحمت سے ہمیں نواز

اے ہمارے ربّ ہمیں اپنی اطاعت اور رسُولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی توفیق دے۔ کہ جو تجھ سے یہ توفیق پاتے ہیں وہی تیری نگاہ میں تیری رحمت کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ جیسا کہ تُو نے فرمایا ہے

وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا
الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ
(آل عمران آیت ۱۳۲)

اے ہمارے ربّ اپنی صفاتِ عظیم کی اتباع اور تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرنے کی ہمیں توفیق بخش کہ اتباع قرآن کرنے والے متقی ہی تیری نظر میں تیری رحمت کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ جیسا کہ تو نے فرمایا :-

فَاتَّبِعُوْہُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّکُمْ
تُرْحَمُوْنَ (الانعام آیت ۱۵۶)

اے ہمارے ربّ ہمیں یہ یقین بخش کہ
اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ
الْمُحْسِنِیْنَ (الاعراف آیت ۱۵۷)

ایمان اور اسلام کے تمام تقاضوں کو ان سب شرائط کے ساتھ پُورا کرنے کی ہمیں توفیق دے اور ہمیں اپنی رحمت سے نواز۔

رَبِّ کُلُّ شَیْئٍ خَادِمُكَ

ہر چیز تیری خدمت گزار ہے۔ اے میرے ربّ ہمیں اپنی حفاظت میں لے لے۔ ہماری مدد کو آ۔ اور ہمیں اپنی رحمت سے نواز۔

اِس دُعا میں

جس کے مختصر معانی اور مفہوم میں نے بیان کیا ہے اللہ تعالےٰ نے ہمیں فرمایا ہے کہ سچی توحید اور اللہ تعالےٰ کی ربوبیتِ تامّہ کا اقرار کرتے ہوئے اس کے حضور عاشقانہ خدمت سے ربوبیتِ تامّہ کے حضور جھکو۔ اور التجاء کرتے رہو۔ کیونکہ ربوبیت تامّہ سے وہی فیض حاصل کرتا ہے جو ربّ کریم کی حفاظت میں آجاتا ہے۔ جسے اس کی عون و نصرت حاصل ہوتی ہے۔ اور جو اس کی رحمت سے نوازا جاتا ہے۔ اس کے بغیر یہ ممکن نہیں ہے۔

غرض اس دعا میں اللہ تعالیٰ نے سچی توحید اور ربوبیت تامہ کی طرف اشارہ کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ دُعا کیا کرو کہ اے وہ کہ جو ربوبیت کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اس کے سامان بھی [illegible] پیدا کرتا ہے اور وہی ہے کہ اس کے [illegible] میں کوئی غیر روک نہیں بن

سکتا۔ اور اس چیز کو اس نے مسخر کیا ہوا ہے۔ وہ اس کام پر لگی ہوئی ہے جس کام پر اللہ ربِّ کریم نے اُسے لگایا ہے۔ دُنیا میں جس چیز پر چاہو نگاہ ڈالو۔ سورج، چاند اور آسمانوں کے ستارے۔ درخت۔ جھاڑیاں اور پھولوں کے پودے۔ لعل وجواہر، زمرّد یاقوت، کوئلے کا پتھر یا چونے کا پتھر یا زمین کے سارے ذرّے اور ان ذرّوں میں چھپی ہوئی ایٹمی توانائی

ہر چیز اللہ تعالیٰ نے مسخر کی ہوئی ہے

اور وہ اللہ تعالےٰ کی اس تسخیر کے نتیجہ میں وہی کام کرتی ہے جس کا اس کا پیدا کرنے والا ربّ ارادہ کرے۔ اور جس کا وہ فیصلہ کرے۔ اور یہ خادمِ ربّ، یہ کسی انسان کو کوئی مضرّت اور کوئی دکھ اور کوئی ایذاء نہیں پہنچا سکتے۔ جب تک کہ اس کا ارادہ دُکھ پہنچانے یا ایذاء دینے یا مشقتوں میں ڈالنے کا نہ ہوا۔ اور جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے ہر چیز کو انسان کے لئے مسخر کیا گیا ہے۔ اور کام پہ لگایا گیا ہے۔ یہ تمام اشیاء یہ تمام چیزیں (چھوٹی ہوں یا بڑی) جن کی حقیقت کو ایک حد تک ہم نے سمجھا اور اُن کا علم حاصل کیا ہے یا اُن کی وہ طاقتیں اور صفات جو اُن میں پوشیدہ ہیں۔ اور ہم پر ظاہر نہیں ہوئیں۔ انسان کی خدمت پر لگائی گئی ہیں۔ پس اصل ذات اللہ ہی کی ہے۔ جو انسان کی ربوبیت تو کرنا چاہتا ہے۔ اور اس نے یہ حکم بھی جاری کیا ہے۔ کہ اس کی مرضی کے بغیر کسی شخص کی ترقی (رُوحانی وجسمانی) میں اس کی پیدا کردہ کوئی چیز روک نہ بنے۔ لیکن

بہت سے ایسے بدقسمت انسان بھی ہوتے ہیں

جو اپنے ہی کئے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کو ناراض کر لیتے ہیں۔ اور ہر وہ چیز جسے اللہ تعالےٰ نے ان کی خدمت پر لگایا ہوتا ہے وہی اس ایذاء کے درپے ہو جاتی ہے۔ وہ اسے دُکھ پہنچانے لگتی ہے۔ اُسے زندگی اور حیات سے دُور کر دیتی ہے۔ اور اُسے نور سے کھینچ کر اندھیروں میں لے جاتی ہے۔ خدا تعالےٰ کی رضا کی جنتوں میں داخل نہیں ہونے دیتی۔ بلکہ شیطان کے پیچھے اُسے لگا دیتی ہے۔ اور جہنم کی طرف اس کا مُنہ کر دیتی ہے۔ جسمانی دُکھ یا تکالیف ہوں۔ یا رُوحانی طور پر ناکامیاں اور نامُرادیاں ہوں۔ یہ سب اللہ تعالےٰ کے ارادہ اور منشاء اور اس کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق ہی ہوتے ہیں۔

پس ہمیں حکم ہے کہ اپنے ربّ کی طرف جھکو اس سے یہ التجاء کرو کہ تیری ربوبیتِ تامّہ سے ہم کامل فیض حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک کہ تیری نصرت اور تیری مدد ہمارے شاملِ حال نہ رہے۔ جب تک کہ تو ہمیں اپنی رحمت سے نہ نوازتا رہے

حفاظت کے معنی ہیں

ضائع ہونے سے بچانا اور اللہ تعالےٰ نے بڑی وضاحت سے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ ہر چیز کو ضائع ہونے سے بچانے کا کام خود اللہ تعالےٰ کرتا ہے۔ اور اپنی ربوبیتِ تامّہ کو انسان کے لئے کمال تک پہنچانے کی خاطر اُسے اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے۔ اور جب تک وہ خدا تعالےٰ کی اس حفاظت میں نہ آجائے۔ اس وقت تک ہر وقت ضائع ہونے کا خوف رہتا ہے۔ مثلاً ہمارا صدقہ وخیرات ہے۔ اگر انسان اللہ تعالےٰ کی حفاظت میں ہو تو منّ اذیٰ سے بچتے ہوئے صدقہ وخیرات کی حفاظت ہو جاتی ہے۔ اگر ہماری نمازیں ریا سے پاک نہ ہوں۔ تو اُن کی حفاظت نہیں ہو سکتی۔ جب تک انسان کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ توفیق نہ ملے کہ وہ ریاء اور نمائش سے بچتا رہے۔ اس وقت تک اس کی ظاہری عبادتیں (نماز۔ روزہ وغیرہ) اللہ تعالےٰ کی حفاظت میں نہیں ہوتیں۔

غرض اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو ربوبیتِ تامّہ کی خاطر اور ہر انسان کو اس کی استعداد کے مطابق اس کے کمال تک پہنچانے کے لئے اپنی حفاظت میں لے لیتی ہے۔ اور جس وقت اللہ تعالےٰ انسان کو اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے اس وقت اس کے لئے یہ ممکن ہوتا ہے کہ وہ اپنے رُوحانی اور جسمانی کمالوں تک پہنچے۔

انسان کی حفاظت کیلئے یہ ضروری ہے

کہ اللہ تعالےٰ اس کا ممدّ ومعاون ہو۔ اس لئے فرمایا کہ تم یہ دُعا کرو کہ اے ہمارے ربّ تو ہمیں اپنی حفاظت میں لے لے۔ (اور یاد رکھو کہ اطاعت ہی میں سب حفاظتیں ہیں۔) اور تیری حفاظت میں وہی آسکتا ہے جسے تیری مدد اور نصرت مل جائے۔ کیونکہ تیری مدد اور نصرت کے بغیر ایسے سامان پیدا ہو نہیں سکتے۔ کہ انسان کو حفاظت حاصل ہو۔ اور تیری مدد اور نصرت کوئی انسان اپنے زور سے نہیں لے سکتے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ تو اُس کی طرف رجوع برحمت ہو۔ تو اُسے اپنی رحمتوں سے نوازے۔

غرض اس دُعا میں اللہ تعالےٰ نے توحید کا سبق ہمیں دیا۔ اور ربوبیتِ تامّہ کی طرف ہمیں متوجہ کیا۔ اور ہمیں بتایا کہ تمام اشیاء (مخلوقہ) مضرّت اسی وقت پہنچاتی ہیں جب اللہ تعالیٰ کا اذن مضرّت پہنچانے کا ہو۔ اور تمام نفع مند چیزوں سے انسان صرف اس وقت نفع حاصل کر سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کا اذن ہو۔ اس لئے خدا سے دُعا کرو کہ اے ہمارے ربّ مضرّتوں سے ہماری حفاظت کر۔ نفع ہمیں پہنچا۔ ہماری نصرت اور مدد کو آ۔ اور ہمیں اپنی رحمتوں سے نواز۔

یہ دُعا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً سکھائی گئی ہے۔ اور آپ نے فرمایا ہے کہ

یہ اسمِ اعظم ہے

کیونکہ اس میں ربوبیتِ تامّہ اور سچّی توحید کو بیان کرنے اور اس کا اقرار کرنے کے بعد انسان دُعا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور تین بنیادی چیزیں اللہ تعالےٰ سے طلب کرتا ہے۔

(۱) ایک اس کی حفاظت

(۲) ایک اس کی نصرت

(۳) اور ایک اس کی رحمت۔

اور جو شخص اپنے ربّ کی ربوبیت کا عرفان رکھتا ہو۔ اور اپنے خادم اور عاشق ہونے کا احساس رکھتا ہو۔ اس کے دل میں ایک تڑپ اور ایک آگ ہو جو ایک عاشقِ صادق کے دل میں ہوتی ہے۔ اور وہ یہ جانتا ہو کہ اپنے ربّ سے تعلق قائم کئے بغیر میری زندگی بے معنی اور لایعنی ہے اور وہ یہ سمجھتا ہو کہ میری زندگی کا مقصد صرف اس وقت حاصل ہو سکتا ہے کہ جب اللہ تعالےٰ میرے ساتھ تین حسنِ سلوک کرے۔ مجھ پر تین احسان کرے۔ ایک تو وہ میری حفاظت کی ذمہ داری لے لے۔ دوسرے وہ ہر وقت میری نصرت اور مدد کے لئے تیار رہے۔ نیز (۳) ہر وقت اپنی رحمتوں سے مجھے نوازتا رہے۔

پس

یہ ایک بڑی کامل دُعا ہے

یہ ہمیں سچّی توحید سکھاتی ہے۔ یہ ہمیں بتاتی ہے کہ کوئی مضرّت، کوئی دُکھ، کوئی ایذاء ہمیں پہنچ نہیں سکتی، نہ انسانوں کی طرف سے اور نہ اشیائے مخلوقہ کی طرف سے جب تک اللہ تعالیٰ کا اذن نہ ہو۔ اور کوئی نفع ہمیں حاصل نہیں ہو سکتا جب تک اس کی مرضی نہ ہو۔ اور آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس دُعا کو پڑھتا رہے گا وہ ہر ایک آفت سے محفوظ رہے گا۔ اس لئے میں آج اس دُعا کا مختصراً مفہوم بیان کرنے کے بعد اپنے دوستوں کو یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کثرت کے ساتھ اس دُعا کو پڑھیں۔ تا وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجائیں۔ تا خدا ہر وقت اُن کے ساتھ ان کی مدد اور نصرت کے لئے کھڑا رہے۔ اور اس کی رحمت ان کو اس طرح گھیر لے جس طرح نور اُس چیز کو چاروں طرف سے گھیر لیتا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ کرے کہ وہ نور کے ہالہ کے اندر آجائے۔ جس طرح سمندر کی تہ پانی سے بھری ہوئی ہے اسی طرح اگر اللہ تعالیٰ کی رحمت انسان کو ڈھانپ لے اور اس کی نصرت اُسے مل جائے اور وہ اُس کی حفاظت میں آجائے۔ تو نہ کوئی چیز اُسے مضرّت پہنچا سکتی ہے اور نہ کوئی چیز دُکھ دے سکتی ہے۔ نہ کوئی انسان اُسے ایذاء دے سکتا ہے۔ اور نہ اس کی مخلوقات میں کوئی مخلوق اس کو دُکھ دے سکتی ہے۔ صرف اس صورت میں انسان اس کی بنائی ہوئی اشیاء سے اور اس کی مخلوقات سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے اور آرام پا سکتا ہے اور صرف اسی صورت میں اس کی ربوبیت کامل اور مکمل طور پر اُسے حاصل ہو سکتی ہے اور وہ وہ بن سکتا ہے جو خدا اُسے بنانا چاہتا ہے۔ یا جس کی استعداد اللہ تعالیٰ نے اُسے دی ہے۔

اللہ تعالےٰ ہمیں اس دُعا کے صحیح مفہوم کے سمجھنے اور اُسے التزام کے ساتھ پڑھنے کی توفیق عطا کرے۔ اور خدا کرے کہ

اِس دُعا کے پڑھنے کے بعد

وہ نتیجہ نکلے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ خلوصِ نیّت کے ساتھ اس دُعا کو پڑھنے والے کے حق میں نکلتا ہے۔ یعنی ہر آفتِ سماوی اور ارضی سے محفوظ ہو جائیں۔ اور شیطان کے سب حملے جو ہم پر کئے جائیں وہ ناکام ہو جائیں۔ اور انسان بھی ہمارے فائدہ کے لئے کام کرنے والے ہوں اور دوسری مخلوق بھی ہمارے فائدہ کے لئے مسخر نظر آئے۔

اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن۔

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں
(کلامِ مسیح موعودؑ)

قسط نمبر (۲)

تحریکِ احمدیّت و رابطہ عالم اسلام

از مکرم مولوی محمد ابراھیم صاحب قادیانی نائب ناظر تصنیف قادیان

اس مضمون کی سابقہ قسط لمبی ہوگئی تھی۔ اس لئے اس کا کچھ حصّہ ہم نے دوسری قسط کے لئے اٹھا رکھا تھا۔ سو اب بقیہ حصہ پیش ہے۔

(۱) تنسیخِ جہاد کا الزام

جماعتِ احمدیہ کا ایمان ہے کہ قرآنِ کریم کی کوئی آیت بھی منسوخ نہیں اور نہ کبھی ہو سکتی ہے اور نہ ہوئی ہے۔ لہذا اس میں جو جہاد بالسّیف اور جہاد بالقرآن اور جہاد بالنفس کے تین حکم موجود ہیں۔ سب قائم و دائم ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی منسوخ نہیں۔ ہاں جہاد بالسّیف صرف اسی صورت میں ضروری ہوتا ہے جبکہ اس کی شرائط موجود ہوں۔ ورنہ وہ ملتوی رہتا ہے۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت وہ شرائط موجود نہ تھیں۔ اس لئے وہ وقتی طور پر بخاری کی حدیث کے مطابق خدا تعالیٰ کے حکم سے ملتوی رکھا گیا۔

اس واضح حقیقت کے باوجود مکفّر علماء نے اسے تنسیخِ جہاد کا نام دیا ہے۔ اور اس طرح لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ کے قرآنی ارشاد کے باوجود اپنے مزعومہ غلط جہاد کے پیشِ نظر جماعتِ احمدیہ کے خلاف غلط فہمی پھیلائی اور اس کے بارے میں بار بار کی توضیح کو نظر انداز کر کے اس فتویٰ کی تشہیر کی۔ اور اسے دل کھول کر ہوا دی ہے اور اس طرح اپنے جلے دل کے پھپھولے پھوڑے ہیں۔ ان علماء نے اس بارے میں اپنے عقائد کا جائزہ نہیں لیا۔ اور اُن کی طرف سے رُوگردانی روا رکھی ہے۔ تا ان کی غلطی نہ کھلے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان علماء کا عقیدہ ہے کہ قرآن کریم میں پانچ سے لے کر پانچ صد تک آیات منسوخ ہیں۔ کسی نے کیا سچ کہا ہے کہ حق کے دشمنوں کو اپنی آنکھ کا شہتیر تو نظر نہیں آتا مگر دُوسروں کی آنکھ کا تنکا ان کو پہاڑ کی طرح دکھائی دیتا ہے۔ یہ قرآنی آیات کے متعلق اتنا بڑا خطرناک عقیدہ ہے۔ کہ مخالفینِ اسلام کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتے۔ چہ جائیکہ یہ ان کو اسلام کی تبلیغ کریں۔ ان کے جماعتِ احمدیہ کے خلاف جعلی فتویٰ کے نتیجہ میں ان کے ڈھول کا پول ہی کھلے گا۔ اور ان کو ہر طرف سے شرمندگی کا سامنا ہوگا۔ جس طرح کہ آنحضرت صلعم کو زیرِ زمین دفن کر کے اور مسیح کو آسمان پر بٹھا کر سامنا کرنا اور عیسائیت کا شکار بننا پڑ رہا ہے۔ کیا ان باتوں کا کوئی جواب اُن کے پاس ہے؟ ہرگز نہیں۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے جو جہاد کیا ہے وہ آپ کے لٹریچر اور چوراسی کتب ملفوظات و اشتہارات اور جماعت کے کارناموں اور مشنوں کے وسیع جال سے ظاہر ہے۔ آپ فرماتے ہیں ؎

صفِ دشمن کو کیا ہم نے بحُجّت پامال
سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے

آپ نے باوجود محدود ذرائع اور اسباب کے۔ اور شہری سہولتوں سے محروم ہونے کے ایک قلیل عرصہ میں اسلام کے دفاع اور اس کی حقانیت و افضلیّت و برتری کے اثبات کے لئے گراں قدر خدمات سر انجام دیں۔ اور اسلام کی پُشت پناہی کے لئے ایک فعّال جماعت اور جوشیلے مبلّغین کا طبقہ تیار کر دیا۔ جو اسلام کے لئے جانی و مالی اور دُوسرا ہر قسم کا جہاد کر رہے ہیں۔ ایک اور بات بھی قابلِ توجہ ہے۔ اور وہ یہ کہ مسیح موعود کے بارے میں حدیث شریف میں آیا ہے کہ

"لَا یَحِلُّ لِکَافِرٍ یَجِدُ مِنْ رِیْحِ نَفَسِہٖ اِلَّا مَاتَ وَنَفَسُہٗ یَنْتَہِیْ حَیْثُ یَنْتَہِیْ طَرْفُہٗ فَیَطْلُبُہٗ حَتّٰی یُدْرِکَہٗ بِبَابِ لُدٍّ فَیَقْتُلُہٗ"

(مشکوٰۃ کتاب الفتن ص ۴۲۳)

کہ کوئی کافر جسے مسیح کا سانس پہنچے گا اس سے نہ بچ سکے گا۔ بلکہ کافر اس کے دم سے مریں گے۔ اور مسیح موعود کا دم وہاں تک جائے گا جہاں تک اس کی نظر جائے گی۔ وہ مسیح دجّال کو تلاش کرے گا اور اُسے بابِ لُدّ پر پا کر قتل کر ڈالے گا۔

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ مسیح موعود کو ظاہری دینی لڑائی کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ بلکہ اس کے اقوال، ملفوظات و تحریرات اور اس کے انفاسِ قدسیہ اور دُعائیں ظاہری لڑائی سے بڑھ کر کام کریں گی۔ اور کفار ان کے سامنے ملزم و خوار ہوں گے۔ دجّال کے قتل سے بھی یہی مراد ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ وہ مسیح موعود کے دم کے اثر سے بچ جاوے۔ اور مسیح موعودؑ کو اُسے ظاہری طور پر قتل کرنے کی ضرورت پڑے۔

اس حدیث نے جہادِ مسیح موعود کے مسئلہ کو الم نشرح کر رکھا ہے۔ کسی عالم کی مجال نہیں کہ اس کی موجودگی میں مسیح موعود کے جہاد بالسیف نہ کرنے پر زبان درازی کر سکے اور یہ کہہ سکے کہ آپ نے جہاد کو منسُوخ کر دیا۔ یہ التواء تو حضرت رسولِ پاک صلعم کا فیصلہ ہے۔ جس کے سامنے کسی کی مجال نہیں کہ چوں چرا کر سکے۔

علماء کرام کی دلی آرزو ہے کہ ان کا مزعومہ خونی مہدی آوے اور اغیار پر ظلم و جبر کا دروازہ کھولے۔ اور قتل و خونریزی کا بازار گرم کرے۔ اور ان کو قتل کر کے اُن کا سب کچھ لُوٹ کر اُن کے گھر بھر دے۔ اس کے بغیر یہ کبھی خوش نہیں ہو سکتے۔ حالانکہ یہ اسلام کی اعلیٰ اخلاقی تعلیم کے یکسر منافی ہے۔

علاوہ ازیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

یفیض المال حتّٰی لایقبلہ احدٌ۔ (بخاری جلد ۲)

کہ آنے والا موعود ایسا مال لوگوں کو پیش کریگا کہ کوئی اُسے قبول نہیں کرے گا۔ اسی طرح صحیح مسلم میں ہے ولیدعونّ الی المال فلا یقبلہٗ احدٌ۔ اس روایت نے اور بھی وضاحت کر دی ہے کہ مسیح موعود یقیناً لوگوں کو مال کی طرف دعوت دے گا مگر کوئی اسے قبول نہ کرے گا۔

ان احادیث کا مطلب واضح ہے کہ مسیح موعود علماء کے خیال کے مطابق مال نہ دے گا کہ وہ لینے سے انکار کر دیں گے۔ بلکہ مدعا یہ ہے کہ وہ ایسے انعامی چیلنج پیش کرے گا کہ کسی کو بھی انہیں قبول کرنے کی ہمت و جرأت نہ ہوگی۔ جیسا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے چیلنج دیکھ کر سب قوموں نے منہ پھیر لیا۔ اور کوئی انہیں قبول و حاصل نہ کر سکا۔

یہ دونوں روایتیں اس امر کا بیّن ثبوت ہیں کہ مسیح موعود و مہدیٔ معہود کو ظاہری جنگ و جدال کی ضرورت ہی پیش نہ آئے گی۔ اور وہ تلوار کے جہاد کی بجائے قلمی جہاد قرآنی سے سب اقوامِ عالم پر اتمامِ حجت کر کے اسلام کو کل ادیان پر غالب کر دکھائے گا۔ اور اس طرح اسلام کے بزورِ شمشیر پھیلنے کا جواب دے کر اس کی برتری کا سکّہ سب کے دلوں پر بٹھا دے گا۔ اس کے بغیر مسلمان یہ کام سر انجام دینے کے ہرگز قابل نہ ہوں گے۔ عوام النّاس تو الگ رہے۔ علماء کرام بھی اپنی علمی نااہلیت اور قرآنی علوم سے نابلد ہونے کی وجہ سے مخالفینِ اسلام کا مقابلہ کرنے سے عاجز و درماندہ ہوں گے۔ ان میں سے کوئی بھی اپنے اندر آسمانی رُوح نہ رکھتا ہوگا۔

پس ضروری تھا کہ آنے والا موعود مسلمانوں کے غلط نظریۂ جہاد کے نتیجہ میں پھیلی ہوئی اسلام کے خلاف غلط فہمیوں کا قلع قمع کرنے کے لئے وقتی طور پر جہاد کا صحیح موقع پیدا ہونے تک اسے ملتوی قرار دیتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کے وقت میں بھی باوجود مسلمانوں کی خواہش کے حقیقی جہاد کو اس وقت تک ملتوی رکھا جب تک کہ کفار کی طرف سے جنگ کی پہل نہ ہوگئی۔ اور یہ وقت ہجرت کے بعد آیا۔ جبکہ کفار کی طرف سے مظالم انتہا کو پہنچ گئے۔ پس جب تک یہ صورتِ حال یہاں پیدا نہ ہوتی جہاد بالسّیف کا کوئی سوال نہ تھا۔ مگر ہجرت کے وقت صورتِ حال بدل گئی۔ ملک تقسیم ہوگیا۔ ہند و پاکستان کی دونوں قومیں آزاد ہو کر ایک دوسرے کے بالمقابل کھڑی ہوگئیں۔ مگر انگریز کے وقت دونوں اس کی غلام تھیں۔ جہاد کا نہ کوئی سوال تھا نہ موقعہ تھا۔ نہ اس وقت مسلمانوں نے خود کر کے دکھایا۔

(۲) جماعتِ احمدیہ کا بائیکاٹ کرنے اور اُسے مظالم کا نشانہ بنانے کا پروگرام

قرآن کریم اس ذکر سے بھرا پڑا ہے کہ ظالم معاندین، اہلِ حق کو ہمیشہ اپنے مظالم کا تختۂ مشق بناتے رہے ہیں۔ اور یہ ذکر معاندینِ اسلام کے مظالم کے ذکر کے ضمن میں ہوا ہے۔ جو وہ اہلِ اسلام پر کرتے تھے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا دعویٰ ہے کہ وہ آنحضرت صلعم کی بعثتِ ثانیہ رُوحانیہ ہیں اور جری اللہ فی حُلل الانبیاء ہیں۔ اس لئے آپ کا اور آپ کی جماعت کا ان حالات میں سے گزرنا ضروری ہے جو آنحضرت صلعم اور دیگر انبیاء پر گزرے۔ یہ حالات پہلے بھی آئے ہیں۔ آئندہ بھی آئیں گے۔ ان کے بغیر آپ کا موعود اقوامِ عالم ہونا کامل طور پر پایۂ ثبوت تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔ اور نہ ہی آپ کی جماعت ان اعلیٰ رُوحانی مراتب و کمالات کو پا سکتی تھی۔ جو سابقہ منعم علیہ گروہ کو حاصل ہوتے۔

یہ علماء کرام و رابطہ عالم اسلام دُنیائے اسلام کو جماعت احمدیہ کے خلاف بھڑکا سکتے ہیں۔ ایذائیں پہنچا سکتے ہیں۔ لیکن اسے اسکے مقاصد میں ناکام نہیں بنا سکتے۔ پہلے معاندین بھی اپنے اس مذموم مقصد میں نامراد رہے اور یہ بھی نامراد رہیں گے۔

جس طرح اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم اور مسلمانوں کو مخالفین کی ایذاء رسانی پر بار بار تسلی وصبر کی تلقین فرمائی اور کامیابی، فتح اور غلبہ کی بشارتیں دیں۔ اور پھر ان کو پورا کر کے معاندین کا صفایا کر دیا۔ بعینہٖ اسی طرح یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی متواتر و مسلسل وحی کے ذریعہ سے تسلی دی اور بڑی بڑی عظیم الشان فتوحات۔ اور آخری عالمگیر غلبہ کی بشارات دیں اور ان میں سے بہت سی ان بدخواہ علماء کے سامنے پوری کر دیں۔ اور کر رہا ہے۔ ایسا ہی وہ بقیہ بشارات بھی پوری کر کے دکھائے گا۔ اور دُنیا یہ نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھے گی۔ معاندین کے لاؤ لشکر ناکام و نامراد رہیں گے۔ اور احمدیت یعنی حقیقی اِسلام کا پرچم تمام دنیا میں لہرائے گا۔

(۳) علماء کرام کی حق دشمنی

علماء کرام کی دینی، رُوحانی و اخلاقی و معاشرتی و تمدنی حالت کا ذکر ہم حدیث کے حوالے سے کسی قدر پہلے مضمون میں کر چکے ہیں۔ ایسا ہی ان کی علمی حالت کا بھی ذکر گزر چکا ہے کہ وہ قرآن کریم کے بطون و معانی سے یکسر محروم ہیں۔ آسمانی علوم و معارف و حقائق و اسرار کا تعلق مسیح موعود سے ہے اِنَّہٗ لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ اس پر مزید گواہ ہے۔ ان علماء میں سے بعض جیسا کہ مولانا ابوالحسن صاحب ندوی ہیں، حقیقی وحی و الہام اور اضغاث احلام میں فرق کرنے سے قاصر ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ نبیوں کے نشانات اور دیگر لوگوں کے استدراج میں کیا فرق ہے۔ وہ الٰہی تحریک اور من گھڑت بازاری تحریکوں میں کوئی امتیاز نہیں سمجھ سکتے۔ وہ جماعتِ احمدیہ جیسی الٰہی تحریک کو فرقہ باطنیہ کی تحریک کی طرح قرار دے کر اسے چند روزہ سمجھتے ہیں۔ وہ اُردو۔ انگریزی اور عربی میں ڈھنڈورا پیٹتے دمشق وغیرہ دوڑے جاتے ہیں۔ اور وہاں کے ناواقف لوگوں کو یقین دلانے کی کوشش کرتے ہیں کہ قادیانی تحریک ایک جھوٹی اور کھوکھلی تحریک ہے۔ اور باطنیہ کی طرح چند روزہ ہے۔ انہوں نے اپنی کتاب "قادیانیت" میں باوجود کسی قدر سنجیدگی اختیار کرنے کے بار بار دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔ معاندینِ احمدیت کے جن اعتراضات کا بار بار وضاحت سے جواب دیا گیا ہے ان کو بغیر جواب الجواب کے دہراتے رہتے ہیں۔ اور جماعتِ احمدیہ کے جوابات کا اگر کوئی جواب دیتے بھی ہیں تو اصل تحریرات میں تحریف کر کے یا کم و بیش درج کر کے غیر متعلق جواب دیتے ہیں۔ اور اس طرح دیانتداری کا خون کر کے دُنیا کو دھوکہ میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ مولانا صاحب دمشق تک تو دوڑے جاتے ہیں۔ مگر باوجود پاکستان جانے کے ربوہ جانے کی ان کو بھی جرأت نہیں ہوئی۔ نہ کسی احمدی عالم سے بات کرنے کے لئے آمادہ ہوئے۔ یہی حال دیگر علماء کا ہے۔ اُن کی حق پوشی اور دیانت داری کا نمونہ ملاحظہ ہو کہ وہ فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب کی چوراسی کتب میں مسئلہ حیات و وفاتِ مسیح اور آپؑ کے دعووں کے سوا صرف اسی قدر ہے کہ آپ نے جہاد کو منسوخ کر دیا۔ اور کافر حکومت کی اطاعت کا سبق دہرایا ہے جب ان علماء کی تحقیق کا یہ حال ہے تو ان سے احمدیوں کی ایذاء رسانی کے پروگرام پر عملدار کرانا کونسا بعید امر ہے۔ ان سے تو یورپ کے وہ مفکرین ہی بہتر ہیں جنہوں نے جماعتِ احمدیہ کے تراجم قرآن کریم و تفسیر دیکھ کر یہ برملا اعتراف کیا ہے کہ جماعت نے قاہرہ کے اندازِ فکر سے بہتر اندازِ فکر پیدا کیا ہے۔

(۴) علماء کرام کے عقائد اور اُن کا حشر

(۱) علماء کرام نے دیگر اقوام کی طرح اپنے اُوپر وحی و الہام کا سلسلہ بند کر لیا ہے باوجود قرآنی پیشگوئی کے اجرائے نبوت کے دشمن بن کر ہدایت کا راستہ بند قرار دیتے ہیں۔

(۲) علماء کرام اپنی دینی، رُوحانی و اخلاقی بدحالی کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت و حمایت سے محروم ہیں۔ اور اسی دُنیا میں خدا سے تعلق پیدا ہونے سے انکاری ہیں۔

(۳) اِسلام کا شیرازہ بکھیرنے اور ایک دُوسرے پر تکفیر کا حربہ چلا کر دائرۂ اسلام سے خارج کرنے کی وجہ سے یہ خدا تعالیٰ کے غضب کا مورد ہیں اور خود کفر کے نیچے۔

(۴) مسیح موعود و مہدیٔ معہود کی تکذیب و تکفیر اور لوگوں کو گمراہ کرنے کی وجہ سے یہ خدا تعالیٰ کے عذاب کے مستحق ہیں۔

(۵) ان کا مسیح آسمان سے نازل نہیں ہوا۔ اور نہ زمین سے مہدیٔ معہود ظاہر ہوا۔ وقت گزر چکا ہے۔ اس لئے یہ دہریوں کے سامنے شرمندہ و لاجواب ہیں۔

(۶) مسیح کی حیات کے عقیدہ کی وجہ سے یہ مسیحیوں کا شکار رہیں۔ اور مثیلِ یہود۔ کہ وہ ایلیا کے نزول کے منتظر ہیں۔

(۷) خونی مہدی کی آمد کے عقیدہ کی وجہ سے یہ دیگر اقوام کو منہ دکھانے کے قابل نہیں۔

(۸) قرآن کریم میں پانصد آیات منسوخ قرار دینے کی وجہ سے یہ اسے دیگر اقوام کے سامنے پیش کرنے سے کتراتے ہیں۔ اور ایک گروہ اس کا ترجمہ غیر زبان میں کرنے سے گھبراتا ہے۔ اور اسے کفر قرار دیتا ہے۔ ادھر سر سید احمد خان نے مغرب سے مرعوب ہو کر سارے اسلام کو نیچریت میں ڈال کر رکھ دیا ہے۔

(۹) علماء کرام قرآن کریم کے علوم و معارف و اسرار و بطون سے بے بہرہ ہونے کی وجہ سے مغربی علوم و تہذیب و عصرِ جدید کے چیلنج کا مقابلہ کرنے سے عاجز و قاصر ہیں۔

(۱۰) علماء کرام مسیح و مہدی کی آمد سے مایوس ہو چکے ہیں۔

(۱۱) یہ حضرات ذاتی ایثار و قربانی اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے اور جذب و کشش سے عاری ہیں۔ اسلامی رُوح اُن میں مفقود ہے۔ اور لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ والی حدیث کے پورے پورے مصداق ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ جماعتِ احمدیہ کے خلاف وہی پروگرام ایذاء دہی کے بناتے ہیں جو مشرکین اور یہود و نصاریٰ نے اہلِ اسلام کے خلاف بنائے۔ اور وہی حربے استعمال کرتے ہیں جو انہوں نے استعمال کئے تھے۔ مگر نہ وہ کامیاب ہوئے نہ یہ ہوں گے۔ نہ وہ رہے نہ یہ رہیں گے۔

اب جو پروگرام جماعتِ احمدیہ کی ایذاء رسانی کے لئے بنایا گیا ہے۔ پہلے اس سے کم پروگرام نہ تھے۔ افغانستان میں احمدیوں کو جان سے مارا گیا۔ طرح طرح کے ظلم کئے گئے۔ سنگسار کیا گیا۔ ہندوستان میں بائیکاٹ کیا گیا۔ مقدمات کا شکار بنایا گیا۔ احمدیوں کو جیلوں میں ڈالا گیا۔ جائیدادیں چھینی گئیں۔ رشتہ داروں سے جدا کئے گئے۔ زد و کوب کیا گیا۔ گھر جلائے گئے۔ ایذاء رسانی کا کوئی منصوبہ نہ تھا جو عمل میں نہ لایا گیا تھا۔ ان علماء نے احمدیوں سے مسجدیں چھینیں اور مسجدوں میں داخلہ اور نمازوں سے روکا اور اپنے آپ کو اَظْلَم بنایا۔ خدا کی عبادت گاہوں۔ اکابر جماعت و حضرت مسیح موعود کو خطبوں اور لیکچروں میں گالیاں دیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہندوستان میں ۱۹۴۷ء میں یہ ہزارہا مسجدوں سے نکالے اور محروم کئے گئے۔ آج اُن میں کتے ٹٹی کرتے ہیں۔ مگر انہوں نے کوئی سبق حاصل نہیں کیا۔ ان علماء کو ۱۹۴۷ء والے طوفان سے ذرا چین ملا ہے تو چوہوں کی طرح پھر بلوں میں سے نکل آئے ہیں۔ عُلَمَاءُھُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَاءِ۔ علماء کرام کو بعض اسلامی شخصی حکومتوں کے سہارے کی توقع ہے۔ مگر موجودہ زمانہ شخصی حکومتوں کا ہے ہی نہیں۔ اگر ایسی حکومتیں تحریک احمدیت کے آگے روک بنیں گی تو اللہ تعالیٰ ان کو ختم کر کے جمہوری نظام وہاں نافذ کر دے گا۔ قرآن کریم نے تو پہلے سے پیشگوئی کر رکھی ہے کہ پہاڑ اُڑا دیئے جائیں گے۔ پہاڑوں سے مراد جہاں ظاہری پہاڑ ہیں وہاں بڑی بڑی پہاڑوں جیسی شخصیتیں اور پہاڑوں جیسی شخصی حکومتیں بھی ہیں جو طرح طرح کی دینی۔ رُوحانی، اخلاقی، سیاسی، تمدنی اور معاشرتی خرابیوں کا اڈہ اور مغربی تہذیب کی آماجگاہ ہیں۔

دوسرے جماعتِ احمدیہ کے سامنے ابھی بہت وسیع میدان پڑے ہیں۔ اگر ایک جگہ تبلیغی میدان بند ہوگا تو خدا تعالیٰ دوسری جگہ راستے کھول دے گا۔ اور تبلیغ کا میدان وسیع سے وسیع تر ہوتا جائے گا۔ اور دُنیا کے مختلف اطراف سے احمدیت کے حق میں اس قدر کثیر اور بلند بانگ تائیدیں اور آوازیں اُٹھیں گی کہ ان معاندینِ احمدیت کی آواز ان میں دب کر رہ جائے گی۔ اس وقت تک ان کے سہارا ممالک کو بھی ہوش آجائے گی اور وہ بھی اس کی آواز سُننے کے لئے آمادہ ہو جائیں گے۔ اس وقت ہر طرف احمدیت کا بول بالا ہوگا اور اس کے معاندین کفِ افسوس ملتے رہ جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کی مشیّت و تقدیر

اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا، آپ یہ دُعا کیا کریں:

یَا رَبِّ فَاسْمَعْ دُعَائِیْ وَ مَزِّقْ اَعْدَاءَکَ وَ اَعْدَائِیْ۔

کہ اے میرے ربّ میری دُعا سُن لے اور اپنے اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ سو یہ اس دُعا کی زد سے بچ نہیں سکتے یہ دُعا اپنا غیر معمولی اثر دکھائے گی۔ اور اس کا اثر آخر تک چلے گا۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا:-

اِنِّیْ مَعَکَ وَ مَعَ اَھْلِکَ

میں تیرے ساتھ ہوں، اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔

اِنِّیْ مَعَکَ وَ مَعَ کُلِّ مَنْ اَحَبَّکَ۔

کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور اُن تمام لوگوں کے ساتھ ہوں جو تجھ سے محبت رکھتے ہیں۔

پس جس کے ساتھ خدا تعالیٰ ہو، ساری دُنیا مل کر بھی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ جماعت کی تدریجی ترقی اور آخری فتح و غلبہ خدائی قطعی فیصلہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے اپنے بدخواہ معاندین کو مخاطب کرتے ہوئے کیا ہی خوب فرمایا ہے کہ ؎

سر سے لے کر پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں
اے مرے بدخواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پہ وار

جماعت احمدیہ کے مثبت کردار کے بارہ میں رابطہ عالم اسلامی کا منفی کردار

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

انسان کو اسی لئے اشرف المخلوقات قرار دیا جاتا ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے عقل و فکر سے نوازا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی عقل و فکر سے کام لے کر ایک طرف سمندر کی تہوں میں غوطے لگاتا اور انمول موتی نکالتا ہے تو دوسری طرف خلاؤں اور فضاؤں میں تیرتا اور چاند پر اترتا اور دوسرے سیاروں پر کمندیں ڈال رہا ہے۔

مذہبی اعتبار سے بھی اسے اللہ تعالیٰ نے آزادیٔ فکر و عمل دی ہے۔ اسی کے عمل کے مطابق جزا و سزا کے نتائج مرتب ہوں گے۔ اسلام تو فطرتی مذہب ہے اور وہ آزادیٔ فکر و آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ مذہب کا علمبردار ہے۔ لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ (البقرہ ع۳۴) فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ (الکہف ع۴) کہ مذہب کے معاملہ میں کسی پر کوئی جبر و اکراہ نہیں جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے انکار کرے۔ یہ اسلامی تعلیمات حریتِ ضمیر اور آزادیٔ مذہب کے بارہ میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔

(۲)

مذکورہ بالا فطرتی اصول کی رُو سے ہر شخص کا مذہب و عقیدہ وہ ہوتا ہے جس کا اقرار وہ خود کرے۔ نہ یہ کہ کوئی دوسرا اس کی طرف کوئی عقیدہ منسوب کرے۔ اسی لئے ایمان کے اظہار کے لئے "اقرار باللسان" یعنی زبان کا اقرار اولین حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے بعد دل کی تصدیق کا معاملہ ہے۔ مگر کوئی انسان دوسرے کے دل کی کیفیت سے آگاہ نہیں ہو سکتا۔ ہاں اس کے بعد ارکان پر عمل کا مرحلہ ہے جو سب کو نظر آتا ہے۔ پس اگر کوئی شخص زبان سے کلمہ طیبہ پڑھ کر اپنے اسلام کا اظہار کرے اور ارکانِ اسلام پر عمل پیرا ہو تو وہ مسلمان ہے اور کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ ایسے انسان کو غیر مسلم قرار دے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک جنگ کے موقع پر حضرت اسامہ بن زید نے ایک ایسے شخص کو قتل کر دیا جس نے کلمہ شہادت بھی پڑھ دیا تھا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ میں حضرت اسامہ سے جواب طلبی کی۔ تو انہوں نے معذرتاً کہا کہ اس شخص نے ڈر کر کلمہ پڑھ دیا تھا۔ تب سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناراضگی سے فرمایا اَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِہٖ (مسند امام احمد) کہ تم نے اس کا دل پھاڑ کر کیوں نہ دیکھ لیا؟

ایک اور موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَذٰلِکَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَہٗ ذِمَّۃُ اللّٰہِ وَذِمَّۃُ رَسُوْلِہٖ (بخاری شریف)

کہ جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے اور اسلامی ذبیحہ استعمال کرے وہ شخص مسلمان ہے اور ایسے شخص مسلم کے لئے اللہ اور اس کے رسول کی حفاظت و ذمہ داری حاصل ہے۔

پس ان احادیثِ نبویہ سے ثابت ہے کہ جو شخص کلمہ پڑھ کر اپنے ایمان کا اظہار کرے اور اسلامی ارکان پر عمل پیرا ہو اس کے مسلمان ہونے کی گارنٹی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم دیتے ہیں کسی عالم یا ادارے یا رابطے کو حق حاصل نہیں کہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلعم کی دی ہوئی حفاظت و گارنٹی کو نظر انداز کر کے اس کے مسلمان ہونے کا انکار کرے۔ یا اس کی طرف کفر منسوب کرے۔ اور نہ ہی انسان اپنے ایمان و اسلام کے لئے کسی عالم یا ادارے کے فتوے کا یا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا محتاج ہے۔!!

(۳)

جماعتِ احمدیہ کا کیا مذہب ہے؟ اس بارہ میں خود بانیٔ جماعتِ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں اور یہی ہر احمدی کا مذہب ہے فرمایا:-

"یاد رہے کہ جس قدر ہمارے مخالف لوگوں کو نفرت دلا کر ہمیں کافر اور بے ایمان ٹھہراتے اور عام مسلمانوں کو یہ یقین دلانا چاہتے ہیں کہ یہ شخص مع اس کی تمام جماعت کے عقائدِ اسلام اور اصولِ دین سے برگشتہ ہے۔ یہ ان حاسد مولویوں کے وہ افترا ہیں کہ جب تک کسی دل میں ایک ذرہ بھی تقویٰ ہو ایسے افترا نہیں کر سکتا۔ جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنا رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنے کا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں۔ اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حَسْبُنَا کِتَابُ اللّٰہِ اور حضرت (عائشہ) رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو تو قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں۔ بالخصوص قصوں میں جو بالاتفاق نسخ کے لائق بھی نہیں ہیں۔ اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائکہ حق اور حشر اجساد حق اور روزِ حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جل شانہٗ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ بلحاظ بیانِ مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعتِ اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترکِ فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لاویں اور صوم و صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالحین کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے۔

(ایام الصلح صفحہ ۸۶)

نیز فرمایا ؎

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدامِ ختم المرسلیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دل اس راہ پر قربان ہے
(درثمین)

عقائد کے اعتبار سے جماعت احمدیہ اسلامی عقائد کی نہ صرف قائل و پابند ہے بلکہ عملی لحاظ سے ان ارکانِ اسلام پر عمل پیرا اور دنیا میں ان کی تبلیغ و اشاعت کرنے والی ہے۔ جماعت احمدیہ کی تبلیغ و اشاعت کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ لاکھوں انسان داخلِ اسلام ہو چکے ہیں۔ دنیا بھر میں تبلیغی مشنوں کا قیام۔ مختلف زبانوں میں قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر کی اشاعت اس جماعت کا طرۂ امتیاز ہے اور یہ سعادت کسی اور اسلامی جماعت یا ادارہ کو حاصل نہیں۔ جماعت احمدیہ کی ان تبلیغی خدمات کا اعتراف مخالفین دشمنوں نے بھی کیا ہے۔

اس قوتِ عملی کی صرف ایک وجہ ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے نزدیک قرآن مجید اور احادیثِ نبویہ کا موعود مہدی اور مسیح آ چکا ہے۔ اور وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کا وجودِ مبارک ہے جس نے ان کے اندر خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کا بے پناہ جذبہ پیدا کر دیا ہے۔ اور غلبۂ اسلام کے مطمحِ نظر کے لئے یہ جماعت ہر قسم کی مالی اور جانی اور قلمی و لسانی قربانیاں پیش کر رہی ہے۔ اس کے برعکس مسلمان عوام کا نہ موعود مسیح ابھی تک نازل ہوا ہے۔ اور نہ ہی کوئی موعود مہدی ظاہر ہوا ہے۔ اور وہ ایک صدی سے کمرۂ انتظار میں بیٹھے ان کے نزول و ظہور کے لئے چشم براہ ہیں۔ مگر ہر آنے والا دن ان کے لئے مایوسی و ناامیدی کو لے کر آ رہا ہے۔

پس اس مایوسی و ناامیدی کی وجہ سے یہ نام نہاد علماء و فقہاء جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی کی شاندار کامیابیوں کو دیکھ کر ان کے مقابل پر احساسِ کمتری میں مبتلا ہیں۔ جس کا اظہار ان کے کفر کے فتووں سے ہو رہا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں رابطہ عالم اسلامی کی جو میٹنگ مکہ مکرمہ میں ہوئی جس کی مختصر سی روئداد روزنامہ الجمعیۃ دہلی میں شائع ہوئی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:-

"نئی دہلی ۱۶ اپریل۔ مکہ معظمہ میں دنیا کی اسلامی تنظیموں کی پانچ روزہ کانفرنس ختم ہو گئی ہے۔ کانفرنس میں جتنی بھی اسلام دشمن تحریکیں ہیں ان سے دنیا کے مسلمانوں کو آگاہ کیا گیا ہے۔ کانفرنس نے فیصلہ کیا ہے کہ قادیانیت خالص کفر ہے اور اس فرقہ

کا اسلام سے ادنیٰ بھی تعلق نہیں۔ اسی طرح دوسری خفیہ تحریکیں مثلاً بہائیت یا صیہونیت وغیرہ کے خلاف بھی مسلمانوں کو سخت متنبہ کیا گیا ہے۔"

(روزنامہ الجمعیۃ دہلی ۸ار اپریل ۱۹۷۴ء)

پس یہ ہے جماعت احمدیہ کے مثبت کردار کے مقابل پر رابطۂ عالم اسلامی کا منفی انداز فکر جو اس کے احساس کمتری کے جذبات کا آئینہ دار ہے۔ رابطۂ عالم اسلامی خود تو دنیا میں ایک بھی تبلیغی مشن قائم نہ کر سکا اور نہ ہی قرآن مجید کا ترجمہ کسی غیر ملکی زبان میں کر سکا۔ آجا کر قرآن مجید کا ایک ترجمہ انگریزی زبان میں جو علامہ اسد نے کیا تھا چند سال قبل شائع کیا تھا۔ چونکہ اس میں مُتَوَفِّيكَ اور فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي کا ترجمہ (جماعت احمدیہ کے عقائد کے مطابق) ایسا کر دیا تھا جس سے وفات عیسیٰ علیہ السلام ثابت ہوتی ہے اس ترجمہ کی اشاعت روک دی گئی۔ اب جماعت احمدیہ کے کفر کا فتویٰ صادر کر دیا جو اس جماعت کے لئے نئی چیز نہیں۔ جماعت احمدیہ اپنی ابتداء سے انہی فتویٰ ہائے کفر سے گزرتی ہوئی اسلام کی خدمت و اشاعت کا کام کرتی چلی جا رہی ہے۔ اور خدا تعالیٰ اس کی مساعی میں برکت دے رہا ہے اور انشاء اللہ دیتا چلا جائے گا۔ کیونکہ یہ اس کی ہی قائم کردہ جماعت ہے۔ وہی اس کا حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہے۔

(۵)

اس موقع پر ہم رابطۂ عالم اسلامی سے تعلق رکھنے والی تنظیموں اور اسلام کا درد رکھنے والے مسلمان بھائیوں کی خدمت میں عرض کریں گے کہ وہ جماعت احمدیہ کے بارہ میں اپنے منفی انداز فکر کو بدلیں اور جماعت احمدیہ کی اشاعت اسلام کی تعمیری مساعی میں اس سے تعاون کریں کہ اسی میں خیر و برکت ہے۔ اگر ان سے نہ خود کچھ ہو سکتا ہے اور نہ ہی وہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی میں تعاون کر سکتے ہیں تو کم از کم شر انگیز پہلو سے اجتناب کریں۔ کیونکہ کفر کے فتووں سے حقائق کو جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ اور اگر ہماری نہیں تو کم از کم اپنے ہی علماء کی نصیحتوں کو پیش نظر رکھیں۔ چنانچہ

۱۔ مولانا ظفر علی خان ایڈیٹر اخبار زمیندار لاہور رقمطراز ہیں:۔

"ہم مسلمانوں سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ وہ دنیا بھر میں اپنے دین مقدس کو پھیلانے کے لئے کیا جد و جہد کر رہے ہیں۔ ہندوستان میں سات کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ کیا ان کی طرف سے ایک بھی قابل ذکر تبلیغی مشن مغربی ممالک میں کام کر رہا ہے؟ گھر بیٹھے کر احمدیوں کو برا بھلا کہہ لینا بہت آسان ہے لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ یہی ایک جماعت ہے جس نے اپنے مبلغین انگلستان میں اور دیگر یورپین ممالک میں بھیج رکھے ہیں۔ کیا ندوۃ العلماء دیوبند فرنگی محل اور دوسرے علمی اور دینی مرکزوں سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ تبلیغ و اشاعت کی سعادت میں حصہ لیں کیا ہندوستان میں ایسے متمول مسلمان نہیں ہیں جو چاہیں تو بلا دقت ایک ایک مشن کا خرچ اپنی گرہ سے دے سکتے ہیں۔ سب کچھ ہے لیکن افسوس کہ عزیمت کا فقدان ہے۔ فضول جھگڑوں میں وقت ضائع کرنا اور ایک دوسرے کی پگڑی اچھالنا آج کے مسلمانوں کا شعار ہو چکا ہے۔"

(زمیندار لاہور ۷ر دسمبر ۱۹۲۶ء)

۲۔ مولانا عبد الحلیم صاحب شرر فرماتے ہیں:۔

"احمدی مسلک شریعت محمدیہ کو اسی قوت اور شان سے قائم رکھ کر اس کی مزید تبلیغ و اشاعت کرتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ بابیت اسلام کو مٹانے کو آئی ہے اور احمدیت اسلام کو قوت دینے کے لئے۔ اور اسی کی برکت ہے کہ باوجود چند اختلافات کے احمدی فرقہ اسلام کی سچی اور پرجوش خدمت ادا کرتا ہے جو دوسرے مسلمان نہیں کرتے۔"

(رسالہ دلگداز بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء)

۳۔ مولانا محمد علی صاحب مرحوم برادر مولانا شوکت علی صاحب مرحوم لکھتے ہیں:۔

"ناشکر گزاری ہوگی اگر جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد اور ان کی اس منظم جماعت کا ذکر ان سطور میں نہ کریں جنہوں نے اپنی تمام تر توجہات بلا اختلاف عقیدہ تمام مسلمانوں کی بہبودی کے لئے وقف کر دی ہیں۔ یہ حضرات اس وقت اگر ایک جانب مسلمانوں کی سیاسیات سے دلچسپی لے رہے ہیں تو دوسری طرف تبلیغ اور مسلمانوں کی تنظیم اور تجارت میں بھی انتہائی جد و جہد سے منہمک ہیں اور وہ وقت دور نہیں جب کہ اسلام کے اس منظم فرقہ کا طرز عمل سواد اعظم اسلام کے لئے بالعموم اور ان اشخاص کے لئے بالخصوص جو بسم اللہ کے گنبدوں میں بیٹھ کر خدمات اسلام کے بلند بانگ و درباطن ہیچ دعاوی کے خوگر ہیں مشعل راہ ثابت ہوگا۔"

(اخبار ہمدرد دہلی ۲۶ر ستمبر ۱۹۲۷ء)

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

دفتر ہذا سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور تحریر فرمائیں۔ مینیجر بدر

وہ پھول ——— جو مُرجھا گئے

از مکرم چودھری فیض احمد صاحب گجراتی ناظر بیت المال آمد قادیان

ایک وقت تھا کہ ہم ماضی کی یادیں دہراتے ہوئے یہ اندازے لگایا کرتے تھے کہ اب تک کتنے درویش پیام اجل پر لبیک کہہ کر ہم سے جدا ہو چکے ہیں۔ لیکن اب ——— درویشی کے ۲۶½ سال گزر جانے کے بعد ——— یہ وقت آن پہنچا ہے کہ ہم یہ اندازے لگا رہے ہیں کہ کتنے درویش باقی رہ گئے ہیں!

مرور زمانہ اپنی رفتار سے چل رہا ہے۔ قدرت کا اٹل قانون ہر آن کارفرما ہے۔ ماضی کا تخیل کتنے ہی مسیں بھیگتے ہوئے کڑیل اور حسین نوجوانوں کو نگاہوں کے سامنے لاتا ہے۔ وہ جنہوں گرانڈیل قد آور نوجوانوں کے چہرے اپنی شگفتگیوں رعنائیوں اور خلوص کے ساتھ سامنے آن کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ پُر اعتماد جوانسال، جنہوں نے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر شعائر اللہ کی خدمت کا عہد باندھا تھا۔ ایثار و خلوص کے وہ پتلے جنہوں نے اپنے بے حد پیارے آقا سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز پر لبیک کہہ کر دین کو دنیا پر اس رنگ میں مقدم کیا تھا کہ انہوں نے جماعت کی لاج رکھ لی۔ اور اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی تاریخ میں انہیں ایک مقام اور باب عطا فرما دیا۔

وہ مسکراتے ہوئے چہرے، موت اور خطرات کا منہ چڑاتے ہوئے چند ثانیوں کے لئے جنت تصور و خیال بنتے ہیں۔ ماضی اپنے اوراق تیزی سے پلٹتا ہے اور ایک حقیقت ثابتہ احساس کی طنابیں کھینچ کر کہتی ہے کہ ذرا بیدار ہو۔ دیکھ! تیرے کتنے ہی ساتھی سرحد مرگ سے گزر کر خاموش وادیوں میں پہنچ چکے ہیں۔ اور پھر احساس کی رگوں میں درد کی ٹیسیں دوڑتی ہیں۔ تخیل زخم خوردہ ہو کر ماضی سے دامن چھڑا کر حال میں پہنچتا ہے اور پھر یہ منظر سامنے آتا ہے کہ کتنے ہی مکانوں کے مکین اداس ہیں۔ کتنی ہی چار دیواریوں پر حسرتوں کے پہرے ہیں۔ کتنے ہی یتیموں کے سر باپ کے پُر شفقت ہاتھ کے لمس کو ترس گئے۔ اور کتنی ہی بیواؤں کی کلائیاں چوڑیوں سے محروم ہو گئیں۔!

لیکن اس کے ساتھ ہی جب ہم یہ سوچتے ہیں کہ کتنے خوش قسمت تھے ہمارے وہ بھائی جن کی قربانیاں درِ قبول کو پا گئیں اور وہ سرخرو ہو کر اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے تو دل رشک سے بھر جاتا ہے اور دل کی گہرائیوں سے یہ تمنا دعا بن کے نکلتی ہے کہ خدا کرے ہماری ثابت قدمی ہم سے وفا کرے اور سرخروئی کا دن ہمارے لئے بھی آئے

مِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ کے اسی قافلہ میں جانے والے ہمارے ایک بھائی محمد عزیز صاحب گجراتی بھی تھے۔ جو مکرم راجہ منصب خان صاحب ساکن نورنگ ضلع گجرات مغربی پنجاب کے بڑے فرزند تھے۔ اور مرکز کی خدمت کا پُر خلوص جذبہ لے کر قادیان آئے تھے اور حق یہ ہے کہ سارے دور درویشی میں انہوں نے اسی جذبے سے خدمت کی۔ معمولی نوشت و خواند جانتے تھے۔ اور مختلف مرکزی اداروں میں ڈیوٹی دیتے رہے۔ آخری ایام میں لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں باورچی کا کام کرتے تھے۔ کثیر العیالی کے باعث اپنے فارغ اوقات میں جلد سازی بھی کر لیتے تھے جس سے خاصی یافت ہو جاتی تھی۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اندر ہی اندر ایک موذی مرض اس طویل القامت وجیہہ درویش کی ظاہری عمدہ جسمانی صحت کو دیمک کی طرح چاٹ رہا تھا۔ ٹی بی کے جان لیوا مرض نے اس مضبوط جوان کو چارپائی کا حلیف بنا دیا۔ امرتسر میں علاج ہوتا رہا۔ سلسلہ نے بہت سا روپیہ بھی صرف کیا۔ مگر مرض پیچیدہ ہوتا چلا گیا۔ کئی ماہ تک یہی کیفیت جاری رہی۔ اور انسانی کوششوں پر تقدیر الٰہی غالب آتی چلی گئی۔ اور بالآخر ۱۲ مئی کو امرتسر کے ٹی بی سینی ٹوریم میں ہمارے اس عزیز بھائی کو داعی اجل وہاں لے گیا جہاں ہم سب نے جلد یا بدیر جانا ہے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔ مرحوم اپنے پیچھے ایک بیوہ اور آٹھ بچے چھوڑ گئے جن کی کفالت صدر انجمن احمدیہ کر رہی ہے اللہ تعالیٰ ان تمام پسماندگان کا حافظ و ناصر رہے اور مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ مرحوم موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ کے قطعہ ۹ میں دفن ہوئے۔

درخواست دعا:۔ خاکسار گزشتہ دنوں محکمانہ لحاظ سے بعض معاملات میں زیر عتاب تھا۔ باعزت بریت کیلئے ۵۰ روپے صدقہ دینے کا عہد کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے باعزت بری کر دیا ہے۔ صدقہ ادا کر دیا ہے۔ احباب دعا کریں

[illegible]

درخواست دعا:۔ خاکسار کے پانچ بچے اکثر بیمار رہتے ہیں اور خاکسار بھی ایک عرصہ سے پیٹ درد کا مریض ہے۔ احباب کرام ہم سب کی صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار علیم الدین لوکو ڈرائیور بلاسپور

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ کا تبلیغی و تربیتی دورہ

جماعت ہائے احمدیہ سونگڑہ، بھدرک، تاراکوٹ اور سورو میں کامیاب جلسے

جماعت احمدیہ سونگڑہ

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ و بیگم صاحبہ مع مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی اور مکرم مولوی سید محمد موسے صاحب کٹک بذریعہ کار ۹ شہادت کو محلہ دھوال ساہی سونگڑہ میں پہنچے کچھ وقفہ کے بعد مقامی لجنہ اماء اللہ نے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنا اجلاس شروع کیا

جلسہ عام کے منتظمین نے جلسہ گاہ کو بجلی کے قمقموں سے شاندار طور پر سجایا تھا یہ پہلا موقع تھا کہ سونگڑہ کے جلسہ میں بجلی کا انتظام ہوا۔ جلسہ کی کارروائی محترم صاحبزادہ صاحب کی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوت خاکسار رشید احمد نے کی اور نظم مکرم سید ثاقب بتول صاحب نے پڑھی۔ جس میں بقول حضرت صاحبزادہ صاحب افسر یقینی بلال رضی حبشی کا طرز تلفظ سنا گیا۔ اس کے بعد مکرم محترم جناب سید یعقوب الرحمن صاحب ریٹائرڈ سی ایس او نے سپاسنامہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں پڑھ کر سنایا جس میں جماعت احمدیہ سونگڑہ کے چیدہ چیدہ واقعات کا ذکر تھا اور خلافت حقہ احمدیہ کی بھرپور تائید کا عہد تھا۔ سپاسنامہ کے بعد مکرم سید تنویر احمد صاحب بی اے نے اڑیہ زبان میں مقامی احباب کو جماعت احمدیہ اور معزز مہمانان کرام کا تعارف کروایا۔

دوسری تقریر مکرم محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے "موعود اقوام عالم" کے عنوان سے ہندی زبان میں کی۔ آپ کی تقریر ایک گھنٹہ تک جاری رہی

مولانا صاحب کی تقریر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وہ ٹیپ شدہ تقریر سنائی گئی جسے حضور ایدہ اللہ نے ۲۸ دسمبر ۱۹۷۳ء کو ربوہ میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر فرمایا تھا جس میں صد سالہ احمدیہ منصوبہ کا تفصیلی جائزہ تھا۔ پھر ایک ٹیپ شدہ نظم بھی سنائی گئی سامعین کے اصرار پر جو حضرت صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے منتظر تھے حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی پر معارف تقریر شروع کی

آپ نے پہلے یہ الٰہی قانون كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جس طرح سمندر کی امواج بار بار ساحل پر ٹکراتی ہیں اور زور دار یکے بعد دیگرے حملے کرتی ہیں اور ناکام ہوتی ہیں اسی طرح خدا اور خدا تعالیٰ کے رسول کے مقابل پر سخت مخالف اپنی زور آزمائی کرتے ہیں اور ہر بار امواج کی طرح ناکام و نامراد رہتے ہیں اور خدا اور اس کے رسول بہر حال کامیاب ہی ہوا کرتے ہیں

حال ہی میں جماعت احمدیہ کے موجودہ امام نے اپنی جماعت میں ۲½ کروڑ روپے کی نئی تحریک صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے نام سے کی ہے جس کے یہ مقاصد ہیں کہ سو سے زاید زبان میں قرآن مجید کے تراجم شائع ہوں۔ فرانس اور اٹلی میں مشن قائم ہو اور ایک طاقتور براڈ کاسٹنگ سٹیشن ہو جسے ہر روز توحید الٰہی، رسالت محمد عربی اور قرآن کی آوازیں ساری دنیا میں گونجنے لگیں۔ اور جماعت کے مخلصین کی ایک چھوٹی سی مثال اس سونگڑہ جماعت کی پیشکش بھی ہے کہ اس نے تقریباً بیس ہزار روپیہ دینے کا وعدہ کیا ہے اور اس تحریک کے ظاہر ہونے کے ساتھ ہی ہمارے امام مسجد لنڈن نے انگلینڈ کی طرف سے ایک کروڑ روپیہ کی پیشکش کی ہے۔

اس تقریر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ٹیپ شدہ تقریر سنائی گئی۔ بعد ازاں محترم جناب سید یعقوب الرحمن صاحب نے سبھوں کا شکریہ جماعت کی طرف سے ادا کیا۔ اور رات کے ساڑھے دس بجے یہ جلسہ ختم ہوا

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

خاکسار سید رشید احمد سونگڑوی

جماعت احمدیہ بھدرک

مورخہ ۱۴ اپریل پانچ بجے شام حضرت صاحبزادہ صاحب مع حضرت بیگم صاحبہ بھدرک پہنچے۔ ملاقات کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب مع محترمہ بیگم صاحبہ کے جلسہ گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ لجنہ اماء اللہ بھدرک کی بہنوں نے حضرت بیگم صاحبہ کا استقبال کیا اور جلسہ کی کارروائی حضرت صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی کی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن پاک مکرم قاری غلام مرتضیٰ خاں صاحب آف بالاسور نے کی اور نظم خوانی کے بعد خاکسار نے حضرت صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی اور مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل کا تعارف کروایا۔ اس مختصر سی تعارفی تقریر کے بعد مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے بنگالی جو کلکتہ سے محض بھدرک، سورو اور تاراکوٹ کے جلسوں میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے، نے موعود اقوام عالم کے موضوع پر مدلل تقریر فرمائی جو بنگالی زبان میں تھی۔ اس کے بعد مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے ہندوؤں اور مسلمانوں کی موجودہ مذہبی حالت کو پیش کرتے ہوئے قرآن کریم اور احادیث اور ہندو شاستروں میں بیان کی ہوئی پیشگوئیاں کو بیان فرما کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو پیش کیا

اس کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے صدارتی تقریر فرمائی جس میں آنمکرم نے مذہبی کتابوں میں بیان شدہ علامتوں کو جو اس زمانہ کے مامور کے متعلق ہیں بیان فرمایا اور دعا فرمائی۔ اس کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ ۱۵ اپریل کی صبح آٹھ بجے احباب جماعت احمدیہ بھدرک حضرت صاحبزادہ صاحب کی قیامگاہ پر اکٹھے ہو گئے جہاں حضرت صاحبزادہ صاحب نے ازراہ کرم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی جلسہ سالانہ پر کی ہوئی تقریر اور حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی ایک تقریر ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ سنا کر محظوظ فرمایا۔

جماعت احمدیہ تاراکوٹ

طے شدہ پروگرام کے مطابق حضرت صاحبزادہ صاحب مع حضرت بیگم صاحبہ نئے بجے کے ذریعہ جماعت احمدیہ تاراکوٹ روانہ ہو گئے۔ مغرب و عشاء کی نماز حضرت صاحبزادہ صاحب کی اقتداء میں ادا کرنے کے بعد جلسہ کی کارروائی زیر صدارت سید انند مصرا ہیڈ ماسٹر ہائی سکول تاراکوٹ شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن پاک قاری غلام مرتضیٰ خاں صاحب آف بالاسور نے کی۔ اور مکرم بشیر الدین خاں صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے بنگالی نے موعود اقوام عالم کے موضوع پر بنگالی زبان میں تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے حضرت صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی اور مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ کا تعارف کروایا۔ اس کے بعد مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل کی تقریر ہوئی۔ آپ نے کہا کہ آج کا یگ جو گزر رہا ہے شاستروں میں اس کا نام کلجگ رکھا ہے۔ اور کلجگ کی جو علامتیں شاستروں میں بیان ہوئی ہیں اس وقت وہ ساری علامتیں لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی نے سامعین سے ایک بسیط خطاب فرمایا جو مختلف معلومات پر مشتمل تھا۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے دعا کروائی اور جلسہ برخاست ہوا اس کے بعد قافلہ کے تمام افراد کھانے سے فارغ ہو کر حضرت صاحبزادہ صاحب کی معیت میں تین بجے رات بذریعہ کار بھدرک واپس پہنچے۔

جماعت احمدیہ سورو

دوسرے دن مورخہ ۱۶ اپریل کو جماعت احمدیہ سورو میں جلسہ تھا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب مع حضرت بیگم صاحبہ شام ساڑھے پانچ بجے سورو وارد ہوئے۔ جلسہ کی کارروائی ساڑھے سات بجے شروع ہوئی۔ جونہی حضرت صاحبزادہ صاحب سٹیج پر تشریف لائے نعرہ ہائے تکبیر اسلام زندہ باد اور حضرت صاحبزادہ صاحب زندہ باد کے نعروں سے فضا گونج اٹھی۔ سورو ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن پاک مکرم قاری غلام مرتضیٰ خاں صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم سید سلام الدین صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ سورو کی بچی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام درثمین سے پڑھ کر سنایا۔ سب سے پہلے مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے بنگالی نے موعود اقوام عالم کے موضوع پر زبان بنگالی تقریر کی۔ بعدہٗ خاکسار نے تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے ہندوؤں اور مسلمانوں کی موجودہ مذہبی حالت پیش کرتے ہوئے قرآن کریم اور احادیث اور ہندو شاستروں میں بیان کی ہوئی پیشگوئیاں بیان فرما کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو پیش کیا۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے خطاب فرمایا۔ اس کے بعد صدر جلسہ نے صدارتی خطاب فرمایا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے دعا کرائی اور جلسہ برخاست ہوا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے رات کو کٹک میں آرام فرمایا پھر صبح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ٹیپ شدہ تقریریں سنائیں۔ ۱۷ اپریل کو ساڑھے گیارہ بجے بھدرک واپس تشریف لائے۔ احباب دعا فرمائیں کہ ان جلسوں کے اچھے نتائج پیدا ہوں۔ اور ہم بار بار حضرت صاحبزادہ صاحب کی تشریف آوری سے متمتع ہوتے رہیں آمین

خاکسار سید غلام مہدی
مبلغ سلسلہ احمدیہ بھدرک

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو تاریخ اشاعت وصیت سے ایک ماہ کے اندر اطلاع دے

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۰۰۵۔ میں حجیا بی بی زوجہ شیخ قمر علی صاحب دلبہرا قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کرڑاپلی ڈاکخانہ نگر یا ضلع کٹک صوبہ اڑلیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۳/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

اس وقت میری کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا زرمہر ۷۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند ہے میرے پاس زیورات نہیں ہیں اور نہ کوئی منقولہ جائداد ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ وفات کے بعد میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ حجیا بی بی۔ گواہ شد شیخ قمر علی دلبہرا خاوند موصیہ دستخط بحروف اڑیہ۔ گواہ شد محمد صدیق سیکرٹری مال کرڑاپلی۔

وصیت نمبر ۱۴۰۰۶۔ میں شیخ احمد دین ولد شیخ نیاز الدین صاحب قوم شیخ پیشہ زراعت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کرڑاپلی ڈاکخانہ نگر یا ضلع کٹک صوبہ اڑلیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۳/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

اس وقت میری مندرجہ ذیل غیر منقولہ جائداد ہے۔ زرعی زمین ۲½ ڈھائی ایکڑ واقعہ کرڑاپلی ہے جس کی قیمت ۴۰۰۰/- روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اس کے بعد جو جائداد پیدا کروں گا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد شیخ احمد دین ۲۵ ۳/۶۴ دستخط بحروف اڑیہ۔ گواہ شد یار محمد معلم مدرسہ احمدیہ کرڑاپلی گواہ شد محمد صدیق سیکرٹری مال کرڑاپلی۔

وصیت نمبر ۱۴۰۰۷۔ میں مریم بی بی زوجہ محمد حنیف صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کرڑاپلی ڈاکخانہ نگر یا ضلع کٹک صوبہ اڑلیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۳/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

اس وقت میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا زرمہر پانچ صد روپے بذمہ خاوند ہے اور سونا بصورت زیور (گلے کا ہار۔ کانوں کے پھول۔ ناک کی بالی) تین تولہ ہے جس کی قیمت ۱۵۰۰/- روپے بنتی ہے۔ اور چاندی ساٹھ تولہ قیمتی ۳۶۰/- روپے ہے۔ ان سب کی میزان ۲۳۶۰/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائداد زندگی میں پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ مریم بی بی دستخط بحروف اڑیہ گواہ شد محمد صدیق سیکرٹری مال کرڑاپلی۔ گواہ شد محمد شمس الحق

وصیت نمبر ۱۴۰۰۸۔ میں فاطمہ بی بی زوجہ محمد علی صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کرڑاپلی۔ ڈاکخانہ نگر یا ضلع کٹک صوبہ اڑلیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۳/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

اس وقت میری جائداد غیر منقولہ بارہ گنٹھ (مرلے) واقعہ کرڑاپلی قیمتی ۱۵۰۰/- روپے ہے زرمہر ۵۵۰/- روپے کے عوض مندرجہ بالا زمین خاوند کی طرف سے حاصل ہوئی ہے۔ زیورات طلائی گلے کا ہار۔ کان کے پھول وزنی ڈیڑھ تولہ ہیں جن کی قیمت ۱۰۰/- روپیہ ہے اور چاندی بیس تولہ قیمتی ۱۲۰/- روپے ہے۔ ان سب کی میزان ۲۲۰/- روپے بنتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ وفات کے بعد جو میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ فاطمہ بی بی دستخط بحروف اڑیہ۔ گواہ شد محمد صدیق سیکرٹری مال کرڑاپلی گواہ شد محمد شمس الحق۔

وصیت نمبر ۱۴۰۰۹۔ میں معینا بیگم زوجہ شیخ مطیع الرحمٰن صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کرڑاپلی ڈاکخانہ نگر یا ضلع کٹک صوبہ اڑلیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۳/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری اس وقت جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا زرمہر ۵۵ روپے بذمہ خاوند ہے۔ اور زیور طلائی ہار گلے کا اور کان کے پھول وزنی ایک تولہ قیمتی ۵۰۰/- روپے ہے۔ اس کی میزان ۵۵۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ چاندی ۵۰ تولہ ہے جس کی قیمت ۲۵۰ روپے ہے۔ ان سب کی میزان ۸۰۰/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائداد زندگی میں پیدا کروں گی اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ بعد وفات جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ معینا بیگم دستخط بحروف اڑیہ۔ گواہ شد محمد صدیق سیکرٹری مال کرڑاپلی گواہ شد یار محمد معلم مدرسہ احمدیہ کرڑاپلی ۲۵ ۳/۶۴

وصیت نمبر ۱۴۰۱۰۔ میں حسین بی بی زوجہ محمد ثناء اللہ صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کرڑاپلی ڈاکخانہ نگر یا ضلع کٹک صوبہ اڑلیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴ ۳/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

اس وقت میری جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا زرمہر ۵۰۰ روپے ہے۔ خاوند فوت ہو چکے ہیں۔ میرے پاس زیورات نہیں ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ نشان انگوٹھا حسین بی بی۔ گواہ شد عبد الباری سیکرٹری تبلیغ دستخط بحروف اڑیہ۔ گواہ شد محمد صدیق سیکرٹری مال

وصیت نمبر ۱۴۰۱۱۔ میں حبیبا بی بی زوجہ قمر محمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کرڑاپلی ڈاکخانہ نگر یا ضلع کٹک صوبہ اڑلیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۳/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

اس وقت میری جائداد غیر منقولہ زمین زرعی ۱۲ گنٹھ (مرلے) واقعہ کرڑاپلی قیمتی مبلغ ۲۰۰۰ روپے ہے۔ جو میرے خاوند کی طرف سے حق مہر ۵۰۰ روپیہ کے عوض ملی ہے اور زیورات طلائی گلے کا ہار۔ کانوں کے پھول وزنی ایک تولہ قیمتی ۵۰۰ روپے ہے ان کی میزان ۲۵۰۰ روپے بنتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات پر جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ نشان انگوٹھا حبیبا بی بی۔ گواہ شد خلیل احمد ابن قمر محمد۔ گواہ شد قمر محمد خاوند موصیہ دستخط بحروف اڑیہ۔

وصیت نمبر ۱۴۰۱۲۔ میں مسکینہ بی بی زوجہ مظفر محمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کرڑاپلی ڈاکخانہ نگر یا ضلع کٹک صوبہ اڑلیسہ بقائمی ہوش وحواس آج بتاریخ ۲۴ ۳/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

اس وقت میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا زرمہر ۳۰۰ روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ میرے پاس زیورات نہیں ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ بعد وفات جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ نشان انگوٹھا مسکینہ بی بی گواہ شد مظفر محمد خاوند موصیہ دستخط بحروف اڑیہ گواہ شد محمد [illegible] دستخط بحروف اڑیہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کی [illegible] کرتی ہے

رابطہ عالمِ اسلام کی مکّہ کانفرنس میں منظور کردہ ایک ظالمانہ منصوبہ

بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

پھر عجیب تر بات تو یہ ہے کہ دُنیاوی حکومتیں تو اُن فرسودہ تنگ۔ نظریات کو تیاگ رہی ہیں جن کی اسلام نے روزِ اوّل ہی سے جڑ کاٹ دی۔ مگر یہ علماء ہیں کہ اسلام کی طرف منسوب ہوتے ہوئے اس روشن زمانہ میں بھی اسلام کو جاہلیت کے زمانہ سے ملا دینا چاہتے ہیں۔ ایں چہ بوالعجبی است !! اس سلسلہ میں باتیں تو اور بھی بہت سی کہنے کی ہیں مگر طولِ کلام کے خوف سے اسی پر اکتفاء کرتے ہوئے ہم اگلی بات کی طرف توجہ کرتے ہیں۔

قرار داد کی چوتھی شق میں کہا گیا ہے کہ :-

"۴ - تمام مسلم حکومتوں سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروؤں کی سرگرمیوں پر پابندی لگائیں۔ اور ان کو غیر مسلم اقلیت تصور کریں۔ ان کو گورنمنٹ میں اہم مناصب اور عُہدوں پر فائز نہ ہونے دیں "

بہت خوب ! بے شک پابندی لگائیں۔ انہیں اس سے کون روک سکتا ہے۔ آپ لوگ پُورا زور لگالیں۔ احمدیوں کو کسی مسلم حکومت میں کلیدی عُہدوں پر فائز نہ ہونے دیں۔ مگر آپ لوگوں نے کبھی اس پہلو سے بھی غور کیا ہے کہ اس کے بعد نقصان کس کا ہے ؟ احمدیوں کے انفرادی نقصان سے خود اُن حکومتوں کا نقصان زیادہ ہے جو اپنے ہی ملک کے قابل ترین باشندوں کی مخلصانہ اور بے لوث خدمات سے محروم ہو جائیں گی۔ حقیقتاً یہ بات صرف کہنے کی ہی ہے۔ مگر قابلِ عمل ہرگز نہیں ہے۔ کیونکہ کوئی بھی سمجھدار حکومت سرکاری سطح پر ایسا اقدام کرنے کو مطلق تیار نہ ہوگی۔ وجہ یہ کہ جس کسی حکومت کے صاحبِ اختیار کارندے دیکھیں گے کہ کسی اہم منصب کے لئے اپنی ذاتی لیاقت اور مختلف النوع خوبیوں کے سبب ایک احمدی ہی موزون ترین وجود ہے تو وہ احمدی ہی کو ترجیح دیں گے۔ وہ بخوبی جانتے ہوں گے کہ احمدی افسر اوّل درجے کا دیانتدار ہوتا ہے۔ جس نے نہ کبھی رشوت لینی ہے اور نہ کام چوری کا مرتکب ہونا ہے۔ پُوری دیانتداری سے اُس نے اپنے فرائضِ منصبی کو ادا کرنا ہے۔ خدا کے فضل سے احمدیوں کا اس میدان میں ایسا شاندار ریکارڈ رہا ہے کہ اُن کی خوبیوں اور لیاقتوں کے سبب ہر جگہ کی حکومت خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم ایسے لائق اور دیانتدار آدمی سے سرکاری کام لینے میں فخر محسوس کرتی ہے۔ نہ کہ محض مذہبی اختلافِ عقائد کے سبب اس سے نفرت کرنے لگے۔ اور اس پر ایک راشی، بددیانت اور غیر ذمہ دار شخص کو ترجیح دے۔

قرار داد کی اس شق میں یہ جو کہا گیا ہے کہ **"تمام اسلامی حکومتیں ان کو (یعنی احمدیوں کو) غیر مسلم اقلیت تصوّر کریں "** اس بارے میں پہلی بات تو یہ ہے کہ جو کوئی صدقِ دل سے اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے، کلمہ شریف پر ایمان لاتا ہے اور اسلام کو اپنا پیارا مذہب جانتا اور محمّد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچّا رسول اور خاتم النبیّن یقین کرتا اور حضورؐ پر ایمان رکھتا ہے، دُنیا میں کسی دوسرے کی طاقت نہیں کہ اُسے غیر مسلم قرار دے۔ جو کوئی ایسا کرے یا کہے خواہ وہ فرد ہو یا جماعت یا کوئی حکومت ہی ہو۔ اس کا یہ فعل اور قول اسلام کی بُنیادی تعلیم کے منافی ہے۔ ایسا قدم اٹھانے سے پہلے اُسے سَو بار سوچنا چاہیئے کہ وہ خود بھی کہاں تک اسلام کی نمائندگی کر رہا ہے —!!

بات بالکل صاف ہے۔ جس صورت میں کہ مقدس بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَ ذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ " (بخاری بحوالہ مشکوٰۃ مجتبائی کتاب الایمان ص۱۲)

یعنی جو شخص بھی ہمارے قبلہ (یعنی کعبہ) کی طرف مُنہ کرکے مسلمانوں کی نماز پڑھے اور مسلمانوں کا ذبیحہ کھائے۔ پس وہ مسلمان ہے جس کو خدا اور اس کے رسُول کی حفاظت حاصل ہے۔ اس لئے تم خُدا کی ذمّہ داری کو مت توڑو۔

بتائیے اس کے بعد علماء کی کیا حیثیت ہے کہ وہ کسی بھی ایسے شخص کو کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج بناتے پھریں، جسے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف **مسلمان** کہہ رہی ہے۔ کاش ! ان علماء کو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُس حدیث کا کچھ بھی خوف ہوتا جس میں حضورؐ نے فرمایا ہے کہ

(الف) ایما رجل قال لاخیہ 'کافر' فقد باء احدھما (ترمذی کتاب الایمان ص۱۰۲)

(ب) اذا کفر احدکم اخاہ فقد باء بھا احدھما (صحیح مسلم)

یعنی جو شخص اپنے بھائی کو کافر کہے تو اُن میں سے ایک ضرور کافر ہوگا۔ اگر وہ شخص جسے کافر کہا گیا ہے کافر نہیں ہے تو کہنے والا کافر ہوگا۔

پس اس صورت میں احمدیوں کو اُن کے دعوئے اسلام اور واضح عملی ثبوت کے باوجود کافر بتانے والے علماء کو خود اپنے ہی ایمان کی فکر کرنی چاہیئے۔ ونعم ما قال المسیح الموعودؑ ؎

پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجئے
آیت عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ یاد کیجئے

(باقی)

اخبارِ قادیان

قادیان ۳۱ رمئی۔ مکرم میر محمود اللہ صاحب آف لنڈن مع ہمشیرہ صاحبہ کے مقاماتِ مقدسہ قادیان کی زیارت کے بعد آج صبح واہگہ بارڈر کے راستے تشریف لے گئے۔

یکم جون۔ مکرم مولوی عبد الحمید صاحب مومن کا بیٹا عزیز عبد الرؤف وی۔ جے ہسپتال امرتسر میں دو ہفتہ داخل رہنے کے بعد آج واپس قادیان آگیا ہے۔ عزیز کی ٹانگ کو پلستر لگا دیا گیا ہے۔ اور علاج جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ شفا دے آمین۔

۲ رجون۔ بعد نمازِ عشاء مسجد اقصیٰ میں مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے زیر اہتمام ہر دو گروپ کا اجتماعی تربیتی جلسہ محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد عزیز مظفر احمد امروہوی متعلم جامعہ احمدیہ نے حضرت مصلح موعودؓ کا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا بعدہٗ عزیز مکرم حمید احمد صاحب نسیم متعلم بی۔ ایس سی اور عزیز مولوی عنایت اللہ صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے کبائر سے اجتناب اور احمدیت کے مستقبل کے عنوانات پر تقاریر کیں۔ آخر میں صدر صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی حالیہ تحریکات (باقی ص۱۲ پر)

کروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں !
آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن
۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ ۱۲
AZAD TRADING CORPORATION
58/1 PHEARS LANE CALCUTTA - 12.
فون نمبر :- 34 - 8407

ہر قسم اور ہر ماڈل
کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے AUTOWINGS کی خدمات حاصل فرمائیے !!
آٹو ونگس
AUTOWINGS
32 SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY, MADRAS - 600004
Telephone No. 76360.

ہر قسم کے پرزے
کوالٹی اعلیٰ
نرخ واجبی
پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پُرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں !!
Auto Traders,
16 MANGOE LANE CALCUTTA-1
آٹو ٹریڈرز
۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱
فون نمبرز: دکان 23 - 1652، 23 - 5222
مکان: 34 - 0451
تار کا پتہ "AUTOCENTRE"

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ آئندہ ماہ جولائی ۱۹۷۴ء میں کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ بذریعہ اخبار بدر بطور یاد دہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنے ذمہ کا چندہ اپنی پہلی فرصت میں ادا کر دیں۔ تاکہ آئندہ آپ کے نام پرچہ جاری رہ سکے۔ اور ایسا نہ ہو کہ آپ کی عدم ادائیگی کی وجہ سے آپ کا اخبار بند ہو جائے۔ اور کچھ وقت کے لئے آپ مرکزی حالات اور اہم ضروری اعلانات اور علمی مضامین کی آگاہی سے محروم ہو جائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

منیجر بدر قادیان

خریداری نمبر	اسماء خریداران	خریداری نمبر	اسماء خریداران
۱۰۱۹	مکرم مبارک احمد صاحب	۱۵۸۵	مکرم قاضی ظہیر الدین صاحب عباسی۔
۱۰۲۷	" میر عبد الجلیل صاحب	۱۶۵۰	" نذیر احمد صاحب
۱۰۴۶	" ایم احمد اللہ صاحب	۱۶۵۳	" بی۔ایم۔ بشیر احمد صاحب
۱۰۶۸	" مولوی مہتاب خان صاحب شموزی	۱۷۷۵	" نصرت المجتبیٰ صاحب
۱۰۸۲	" ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب	۱۷۸۹	" سید سجاد احمد صاحب
۱۰۹۱	" سید فیروز الدین صاحب	۱۸۰۶	دفتر خدام الاحمدیہ ہاری پارہ گام
۱۱۵۳	" فضل الرحمٰن صاحب۔	۱۸۵۵	محترمہ سارہ بی صاحبہ
۱۱۷۹	" شیخ عبد الستار صاحب	۱۹۶۴	مکرم نواب عبد الرحیم صاحب خالد
۱۲۳۰	" ڈاکٹر صالح محمد الٰہ دین صاحب	۱۹۸۴	" ماسٹر محمد وزیر صاحب
۱۲۲۵	محترمہ اعظم النساء صاحبہ	۲۰۱۵	" قریشی عبد السلام صاحب۔
۱۳۵۲	مکرم شاہ محمود احمد صاحب	۲۱۲۰	محترمہ استانی اکبری خانم صاحبہ
۱۳۸۵	" محمد عبد اللہ صاحب بی۔ایس۔سی۔	۲۱۳۲	مکرم ابرار محمد صاحب احمدی
۱۴۰۸	" یو۔ ابراہیم صاحب کنہی۔	۲۱۴۰	" شمیم نصرتی صاحب
۱۴۳۷	" علی احمد صاحب	۲۳۶۱	" ایم۔ایم۔ کتور صاحب
۱۴۷۴	" محمد اظہر خان صاحب	۲۴۶۹	محترمہ نور جہاں بیگم صاحبہ
۱۵۷۵	" خواجہ عبد الواجد صاحب انصاری۔	۲۵۳۱	" ایس۔کے۔ نساء بی بی صاحبہ
۱۵۸۳	" محمد احمد صاحب غوری		

ضروری اعلان

جمال احمد عباسی ساکن علی پور کھیڑا یو۔پی کی بعض نامناسب حرکات اور اُن کے خلاف بعض اخلاقی کمزوری کی شکایات ثابت ہو چکی ہیں۔ جن سے ایک طرف تو سلسلہ کی بدنامی ہوئی۔ دوسری طرف معاشرہ کے لئے ایک بُری مثال قائم ہوئی اور ایسے اُمور میں اُن کی والدہ عطائی بیگم صاحبہ اور اُن کی خالہ زاد بہن حمیدہ بیگم نے اُن کا پورا ساتھ دیا۔ یہ تینوں اس فعل سے سلسلہ کی بدنامی کا موجب بنے ہیں۔ اور اپنے عمل سے انہوں نے نظامِ سلسلہ سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ لہذا احبابِ جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان تینوں کا آئندہ کے لئے نظامِ سلسلہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ یہ اپنے فعل سے جماعت سے خارج ہو چکے ہیں۔ اس لئے احبابِ جماعت غیرتِ ایمانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان سے احتراز کریں۔

ناظر امورِ عامہ قادیان

اخبارِ قادیان بقیہ

اور قبل از وقت بین الاقوامی صورتحال سے آگاہی اور رابطہ عالمِ اسلام کی قرار دادوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے نوجوانوں کو بکثرت دعائیں کرنے کی تلقین کی۔ اور بعد دعا یہ جلسہ برخاست ہوا۔

۳ر جون۔ محترم مکرم قریشی محمد عقیل صاحب آف شاہجہانپور آج دو بجے دوپہر مقاماتِ مقدسہ قادیان کی زیارت کے بعد واپس وطن تشریف لے گئے۔ آپ کی بیٹی اور نواسہ بھی آپ کے ہمراہ چلے گئے۔ اللہ تعالےٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ضروری اعلان بابت امتحان لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ

لجنات اماء اللہ کے مقررکردہ نصاب کا امتحان انشاء اللہ مورخہ ۷ر جولائی بروز اتوار ہوگا۔ اور ناصرات الاحمدیہ کے تینوں گروپس کا امتحان مقررکردہ نصاب کے مطابق مورخہ ۲۸ر جولائی بروز اتوار ہوگا۔ براہِ مہربانی ہر لجنہ اپنی زیادہ سے زیادہ ممبرات لجنہ اور ممبرات ناصرات کو امتحان میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ نیز جلد اطلاع دیں کہ کتنے پرچوں کی اُن کو ضرورت ہے۔ تاکہ وقت پر پرچے جلد بھجوائے جاسکیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدوں میں اضافہ

بعض ایسے مخلصین جنہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ نئی عظیم الشان تحریک "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" میں جنوری فروری میں وعدے بھجوائے تھے۔ اب اپنے وعدوں میں نمایاں اضافہ کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے لکھا ہے کہ ہم ابتدائی طور پر اس تحریک کی عظمت کو نہ سمجھتے تھے۔ اب یہ معلوم کر کے کہ یہ تحریک احمدیت کی غیر معمولی ترقی اور اسلام کی فتح کے دن کو قریب تر لانے والی تحریک ہے۔ ہم اپنے وعدوں میں اضافہ کر رہے ہیں۔

خوش قسمت ہیں وہ احمدی مخلصین جو اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہہ کر اشاعتِ اسلام کے لئے قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواست ہائے دعا

(۱) گذشتہ سال کی طرح خاکسار کی اہلیہ پر بیماری کا پھر حملہ ہوا ہے جس کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ خاکسار ان کی علالت کی اطلاع ملنے پر دہلی گیا تھا۔ اور اُن کی چیکنگ کرائی۔ چیکنگ میں دل کی حالت کافی خراب پائی گئی ہے۔ اسی طرح بلڈ پریشر اور شوگر کی تکلیف بھی موجود ہے۔ بزرگانِ کرام اور درویشانِ کرام سے اُن کی صحت کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: بشیر احمد دہلوی۔

(۲) مکرم محمد ادریس صاحب انصاری آف شاہجہان پور کی احمدیت کی وجہ سے شدید مخالفت ہو رہی ہے۔ بزرگان و احباب جماعت ان کے لئے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مخالفین کو احمدیت کے سمجھنے کی توفیق بخشے اور اس مخالفت کو موافقت میں بدل کر مکرم انصاری صاحب کو اپنے فضلوں سے نوازے اور ثبات قدم عطا فرمائے۔ آمین (امیر مقامی قادیان)

(۳) خاکسار کے والد محترم بی۔ایم بشیر احمد صاحب نے بنگلور ... یونیورسٹی کورس کا ڈپلومہ ایم۔بی۔ایچ۔ایس ... اور ہمشیرہ محترمہ ناصرہ بیگم رضوانہ ... بی۔ایڈ (سیکنڈ ڈویژن) ... حاصل کی ہے۔ ہر دو ... شفاخانہ جاری کرنے والے ہیں۔ انہوں نے مبلغ تیس ۳۰ روپے ... بطور شکرانہ دیئے ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کی کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور نیک مقاصد میں کامیاب کرے۔ خاکسار بی۔ایم داؤد احمد ایڈووکیٹ۔ مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ قادیان

ضمیمہ اخبار بدر قادیان مورخہ ۶ جون ۱۹۷۴ء

تان میں جماعت احمدیہ کے خلاف زبردست شورش

۱۳ تیرہ احمدی شہید اور احمدیوں کی کئی مساجد، لائبریریاں اور گھر جلا دیئے گئے

احباب خصوصی دعاؤں کی طرف خاص توجہ دیں!!

ادیان ۴ جون۔ پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف زبردست شورش اُٹھ کھڑی ہوئی ہے۔ جس کے
ف مقامات پر ۱۳ احمدی شہید کئے گئے۔ اور احمدیوں کی کئی مساجد اور لائبریریاں جلا دی گئیں۔
دیوں کے گھروں کو آگ لگا دی گئی۔ انہیں لوٹا اور تباہ کیا گیا۔ اس بارے میں ریڈیو نشریات سے احباب
طلاعات مل چکی ہوں گی۔ حالیہ ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں آج ہی لنڈن سے جو تازہ تار موصول ہوا ہے۔
ں شورش کی ابتداء۔ اچانک پھیل جانے اور اس کے نتیجہ میں احمدیوں کو ظلم و تعدی کا نشانہ بنائے جانے کی
ر ہے۔ احباب کی اطلاع کے لئے ذیل میں امام صاحب مسجد لنڈن کے ٹیلیگرام کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے:۔

لنڈن ۲ جون۔ امام صاحب لنڈن مشن نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ ۲۲ مئی کو ملتان کے نشتر میڈیکل
ے سو ستر طلباء نے ربوہ میں سے گزرتے ہوئے اشتعال انگیزی کی اور دریدہ دہنی کا مظاہرہ کیا۔ یہ طلباء
اپس ہوئے تو انہوں نے مزید اشتعال انگیزیاں کیں۔ اور احمدی خواتین سے چھیڑ خانی کی انہیں تنگ کیا۔
میں چند مقامی طلباء کا اُن سے تصادم ہو گیا۔

ربوہ کے اس واقعہ کے معاً بعد پنجاب بھر میں احمدیوں کو دہشت زدہ کرنے کی مہم شروع کی گئی۔ اور
ن ربوہ مختلف مقامات پر تقریباً تیرہ احمدی شہید کئے گئے۔ نیز گوجرانوالہ۔ لائل پور۔ گوجرہ۔ چنیوٹ۔ مری۔
لپنڈی۔ سرگودھا۔ دُنیا پور۔ رحیم یار خاں۔ اور شورکوٹ۔ کے مقامات کی احمدیہ مساجد۔ احمدیوں کی دکانیں اور
نات اور لائبریریاں نذر آتش کر کے تباہ کر دیئے گئے۔

ربوہ میں پولیس کی طرف سے بہتر (۷۲) افراد کی ناجائز گرفتاری عمل میں آئی۔ اور ان کو ہراساں کیا گیا۔
احمدیوں پر پولیس کی حراست میں ہونے کی حالت میں بیرونی ہجوم کی طرف سے حملہ ہوا۔ اور انہیں چاقوؤں کے
ہ زخم آئے۔

مزید اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حالات انتہائی طور پر نازک اور سنگین ہیں۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔"

قادیان میں اجتماعی دعا اور صدقہ

لنڈن سے آمدہ تار موصول ہونے پر حضرت امیر صاحب مقامی قادیان کے اعلان پر تمام احباب جماعت
خواتین ساڑھے گیارہ بجے مسجد مبارک اور صحن دارالمسیح و بیت الفکر میں جمع ہوئے۔ محترم صاحبزادہ
اسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے احباب کو تار کے مضمون سے آگاہ کرتے ہوئے جماعت پر جو نازک
ت گزر رہا ہے اس کے پیش نظر بڑی توجہ اور الحاح کے ساتھ دعائیں کرنے اور حسب توفیق صدقہ
دینے کی تحریک فرمائی۔ بعدہٗ حضرت امیر صاحب مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل نے ایک لمبی پُرسوز
عا کرائی۔ اور کم و بیش نصف گھنٹہ تک مسجد مبارک۔ صحن دارالمسیح و بیت الفکر کی فضا دعا کرنے

والوں کی آہ و بکا سے گونجتی رہی۔ اللہ تعالیٰ ان درد بھری دعاؤں کو قبول فرمائے۔
بیرونی احباب جماعت بھی اپنے یہاں مسلسل خصوصی دعاؤں کا التزام کریں۔ اللہ تعالیٰ [illegible] کو جلد از جلد فرو کر کے احباب جماعت کے لئے امن وسکون کی صورت پیدا کر دے۔ نیز اللہ تعالیٰ [illegible] اکثریت کو ہدایت دے کہ وہ حقیقت کو پہچانیں اور اپنے لئے خدا تعالیٰ کے غضب کو [illegible] کا باعث نہ بنیں۔

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنَا وَانْصُرْنَا وَارْحَمْنَا

(ایڈیٹر بدر)